رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

الیس اللہ بکاف عبدہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۲ — شمارہ ۱۴

شرح چندہ
سالانہ ۶-۰۰
ششماہی ۳-۵۰
ممالک غیر ۷-۵۰
فی پرچہ ۱۳ پیسے

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری
نائب - فیض احمد گجراتی

۱۸ شہادت ۱۳۴۲ہش | ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۱۸ اپریل ۱۹۶۳ء

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ اپریل (بوقت ۹ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل دن بھر حضور کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف بہت زیادہ رہی حرارت بھی زیادہ ہو گئی رات نیند اچھی طرح نہیں آئی۔ آج صبح بھی طبیعت خراب ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۶ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

قادیان ۱۷ اپریل۔ آج بعد عصر پانچ بجے کی گاڑی محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ سے اپنے بیٹے مکرم شریف احمد صاحب بانی کی شادی کی تقریب قادیان میں منانے کے لئے مع اہل خانہ و دیگر متعلقین تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس سفر کو ہر طرح سے موجب فضل و برکت الٰہی بنائے۔ آمین۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا کفن اور جدید سائنسی تحقیق

سنڈے ٹائمز آف سیلون کا ایک اہم مقالہ

دو ہزار سال پرانے کفن کا وہ کپڑا جس میں مسیح علیہ السلام کو صلیب پر سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ اٹلی کے شہر ٹیورن (Turin) میں آج تک محفوظ ہے اور رومن کیتھولک چرچ کی تحویل میں ہے۔ اسے عیسائیت کے قدیم ترین اور مقدس ترین یادگاری تبرکات میں شمار کیا جاتا ہے۔ آج سے تین چار سو سال قبل تک ایک متبرک کپڑے کے طور پر اس کی بہت تعظیم کی جاتی تھی۔ لیکن سولہویں صدی عیسوی میں اس کے بغور معائنہ کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ اس پر تو ایک انسانی جسم کا عکس موجود ہے اس عکس کے انکشاف کے بعد اس بارہ میں شبہ کا اظہار کیا جانے لگا کہ یہ کفن اصلی بھی ہے یا نہیں۔ بہت سے لوگوں نے اسے مصنوعی قرار دے کر عکس کو ازمنۂ وسطیٰ کے کسی مصور کی فن کاری سے تعبیر کیا۔

یہ بحث کہ آیا یہ مسیح کا اصلی کفن ہے یا نہیں تین صدیوں تک چلتی رہی حتیٰ کہ ۱۸۹۸ء میں جب کیمرے کے ذریعہ اس کا فوٹو اتارا گیا تو پہلی بار یہ انکشاف ہوا کہ کفن پر انسانی جسم کا جو عکس نظر آتا ہے وہ مثبت نہیں منفی نوعیت کا عکس (Negative impression) ہے یعنی اس کی نوعیت بالکل اس عکس کی سی ہے جس طرح کیمرے کی فلم پر کسی چیز کا عکس پڑنے کے ساتھ ہی وہ منفی شکل میں محفوظ ہو جاتا ہے یہ انکشاف بہت حیران کن تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ کفن کا یہ حیران کن واقعہ دہی ہے۔ جس میں مسیح کے جسم کو لپیٹا گیا تھا کیونکہ ازمنۂ وسطیٰ تک ایسا کوئی آلہ ایجاد نہیں ہوا تھا کہ جس کی مدد سے منفی عکس اتارا جا سکے۔ ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایسی صورت میں کفن پر موجود عکس کو ازمنۂ وسطیٰ کے کسی مصور کی فنکاری کا نتیجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس بیسویں صدی عیسوی میں جب مزید تحقیق ہوئی تو سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ عکس کسی مردہ جسم کا نہیں بلکہ زندہ جسم کا ہے اور کپڑے پر اس کے منعکس ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب مسیح کو مردہ سمجھ کر ان کے جسم پر مختلف قسم کی خوشبوئیں اور مسالے وغیرہ ملے گئے اور انہیں کفن میں لپیٹ گیا تو ان کے جسم کی گرمی اور پسینے نیز جسم پر ملے ہوئے مسالوں اور خوشبوؤں کے کیمیاوی رد عمل کے نتیجہ میں ایسے بخارات پیدا ہوئے جن کی وجہ سے کیمرے کی فلم کی طرح کفن کے کپڑے پر مسیح کے جسم کا منفی عکس [illegible] اتر آیا۔ اس انکشاف [illegible] دنیائے عیسائیت میں ایک زلزلہ [illegible] کیونکہ اس تحقیق کا صاف مطلب یہ تھا۔ کہ مسیح کی صلیبی موت کا عقیدہ باطل ہے وہ صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ ورنہ ان کے مردہ جسم پر پسینہ نہیں آ سکتا تھا اور زخموں سے رسنے والے گرم خون کے نشان منعکس ہو سکتے تھے۔

اس انکشاف کے بعد سے دنیائے عیسائیت عجیب مخمصہ میں پھنسی ہوئی ہے۔ اگر وہ سائنسدانوں کی اس تحقیق کو رد کرتی ہے تو اسے اپنے قدیم ترین اور مقدس ترین یادگاری تبرک کو مصنوعی قرار دے کر اس سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ حالانکہ وہ دو ہزار سال سے اسے مسیح کا اصلی کفن تسلیم کرتے ہوئے اس کی پوجا کرتی آ رہی ہے۔ اس صورت میں اسے ماننا پڑتا ہے کہ یہ اصل نہیں بلکہ مصنوعی کفن ہے۔ پھر اس کے ساتھ صدیوں سے جو عجیب و غریب معجزات وابستہ چلے آ رہے ہیں۔ انہیں بھی ایک ڈھکوسلہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر وہ سائنسدانوں کی تحقیق کو درست تسلیم کرتی ہے (اور اسے تسلیم کرنے کے سوا چارہ بھی نہیں) تو پھر اس صداقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ مسیح کی صلیبی موت کا سارا واقعہ ایک افسانہ ہے اور مروجہ عیسائیت جس بنیاد پر قائم ہے وہ سراسر فرضی اور مصنوعی ہے۔

بہرحال کفن کے متعلق سائنسدانوں کی تحقیق عیسائیت پر ایک ضرب کاری کی حیثیت رکھتی ہے اور اس صداقت کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے۔ جس کا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۷۰ سال قبل اعلان فرمایا تھا۔ وہ صداقت یہی ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے صحتیاب ہونے پر وہ فلسطین سے ہجرت کرنے کے بعد دور دراز کا سفر طے کر کے بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر پہنچے اور اپنا مشن پورا کرنے کے بعد انہوں نے یہیں طبعی طور پر وفات پائی اور سرینگر کے محلہ خانیار میں آج بھی ان کی قبر موجود ہے۔

مسیح علیہ السلام کے کفن کے بارہ میں جرمن سائنسدانوں کی تحقیق کے متعلق سٹاک ہالم (S.tockholm) کے اخبار "Tidningem" مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۷ء میں ایک بہت قابل قدر مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا ترجمہ "تاریخ احمدیت" حصہ دوم کے صفحات ۲۳۶ تا ۲۴۳ میں شائع ہو چکا ہے۔ اب لنکا کے انگریزی اخبار سنڈے ٹائمز آف سیلون بابت ۲۲ ستمبر ۱۹۶۲ء میں بھی سائنسی تحقیق پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جو رالف مڈلٹن (Ralph Middleton) کا لکھا ہوا ہے۔ ذیل میں ہم اس مضمون کا ترجمہ شائع کرتے ہیں۔ تاکہ اس بارہ میں سائنسی تحقیق پر مزید روشنی پڑ سکے۔

مسٹر رالف مڈلٹن اپنے اس مضمون میں رقمطراز ہیں:۔

"رومن کیتھولک چرچ کے پاس جو بیشمار قیمتی تبرکات ہیں ان میں سے ایک مسیح کا مقدس کفن بھی ہے جو بلاشبہ دنیائے عیسائیت کا سب سے زیادہ مشہور لیکن سب سے زیادہ متنازعہ تبرک ہے۔

یہ کپڑا ۱۴ فٹ لمبا ہے اور اس کی چوڑائی تین فٹ سے کچھ زیادہ ہے۔ اس کا اصلی ہونا صدیوں سے خود عیسائیوں اور غیر عیسائیوں کے درمیان مابہ النزاع چلا آ رہا ہے۔ اس تعلق میں ہمیشہ ہی زیر بحث امر یہ رہا ہے کہ آیا یہ وہی کفن ہے جس میں کیلوری کی صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد مسیح کا جسم لپیٹ گیا تھا یا یہ کسی ماہر آرٹسٹ کی فنکاری کا نتیجہ ہے جو تاریخ کا سب سے بڑا جعل کھیل کر دنیا کو دھوکہ دینا چاہتا تھا

فی زمانہ بہت سے لوگ اسی رائے کے بیٹھے ہیں کہ پوپ جان (John [illegible]) کی ترغیب پر رومن چرچ کی طرف سے تحقیقی مساعی کی جو مہم زور پکڑ رہی ہے کہ [illegible] نہ ہو اور سائنسی بنیادوں پر اس تو میں [illegible]

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رفاہ آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۳ء

اخبار بدر کی اشاعت میں وقفہ اور احباب جماعت کی بے چینی

پچھلے دنوں اخبار بدر کے لئے شدید مالی پریشانی کے باعث مورخہ ۲۸ مارچ بعد ۴ اپریل کے دو پرچے شائع نہیں ہو سکے۔ اخبار بدر جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز سے شائع ہونے والا جماعتی اخبار ہے جس کا سالانہ چندہ برائے نام ہے۔ ورنہ اخبار کی ہفتہ وار اشاعت کے اخراجات کا بیشتر حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ہی پورا کرنا پڑتا ہے۔ باوجود نہایت درجہ قلیل چندہ ہونے کے افسوس ہے کہ اخبار کی اشاعت خاطر خواہ نہیں۔ اخبار کو جاری ہوئے گیارہ سال ہو گئے۔ اب بارھواں سال جا رہا ہے۔ اس عرصہ میں باوجود کئی قسم کی مقامی دقتوں کے بحمد للہ اخبار کی اشاعت کا تسلسل کبھی بھی منقطع نہیں ہوا۔ اور اب جو وقفہ پڑا وہ محض مالی دقتوں کی وجہ سے ہوا۔ اور وہ بھی اضطراری صورت حال کے باعث۔

اس غیر متوقع وقتی التواء سے احباب جماعت میں ایک عجیب قسم کی بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ جس کا ثبوت اُن کے اُن خطوط سے ملتا ہے جو احباب کی طرف سے روزانہ ہی موصول ہو رہے ہیں۔ اخبار بدر کے ساتھ احباب جماعت کے ایسے جذبات محبت کو ہم نہایت درجہ احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور شاید اُن کے ایسے دلی خلوص اور محبت ہی کا یہ ثمرہ ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے ایک خطیر رقم دے کر پھر سے اخبار کو سہارا دیا ہے۔ اور ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ احباب تک مرکز سلسلہ کی آواز کو پہنچا سکیں۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر احباب کرام ابھی طرح مستحضر فرمائیں تو شاید اس کے بعد پھر کوئی ایسا موقعہ نہ آئے جس کے ماتحت اخبار کی اشاعت میں وقفہ ناگزیر ہو۔ اور وہ ہے اخبار کی اشاعت بڑھانے کی طرف مخلص احباب کا متوجہ ہونا!! اور یہ بات چنداں مشکل بھی نہیں۔ اگر زیادہ نہیں تو ہر خریدار اپنے ساتھ کم سے کم دو تین مزید خریدار با آسانی بنا سکتا ہے بالخصوص جبکہ اخبار کا سالانہ چندہ کوئی زیادہ نہیں۔ کم و بیش ۶۰ نئے پیسے ماہوار کی گنجائش نکال کر مرکز سلسلہ کے ساتھ اپنا روحانی تعلق مضبوط بنا لینا کسی بھی مخلص احمدی کے لئے بار نہیں۔ ضرورت تو صرف احساس کرنے اور احساس دلانے کی ہے۔ اگر ہر جماعت کے صدر اور مخلصین مؤثر طریق پر روحانی نقطہ نگاہ سے اخبار کی اہمیت و ضرورت دوستوں پر واضح کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر احمدی اس کو خریدنے کے لئے تیار نہ ہو۔ بلکہ بھارت میں ایک نہایت وسیع میدان تبلیغ ہونے کے پیش نظر اگر ثواب کی خاطر بعض دوست دو دو چار چار پرچے جاری کرا دیں تو اُن کا یہ کام یقیناً اُن کے حق میں اور جماعتی لحاظ سے فائدہ بخش ہوگا ـــــ!!

ہماری خواہش ہے کہ اگر زیادہ نہیں تو اخبار کی موجودہ اشاعت کو تھوڑی سی کوشش کے ساتھ کم سے کم سہ گنا کر دیا جائے۔ اور وہ اس طرح ممکن ہے کہ کچھ تو مخلصین حسب استطاعت تبلیغی نقطۂ نگاہ سے اپنی طرف سے چند پرچے جاری کرا کر ثواب حاصل کریں اور ہر خریدار اپنے ساتھ کم سے کم دو اور خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ ایسا کرنے سے نہ صرف یہ کہ اخبار کی مالی پوزیشن نسبتاً مضبوط ہو سکتی ہے۔ بلکہ ہر احمدی بھائی کو جو خود اخبار کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہے اور اپنے اہل و عیال کو اس کے مطالعہ کی تلقین کرتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ روحانی فوائد حاصل ہوں گے۔ ان کے اپنے اور آئندہ نسل کے ایمانوں میں پختگی پیدا ہوگی۔ حالات حاضرہ کے مطابق مسائل ضروریہ سے علم حاصل ہوتا رہے گا۔ خدمت اشاعت دین کے سلسلہ میں مرکزی تحریکات سے تازہ بتازہ آگاہی حاصل ہو کر مرکز سے اُن کا روحانی تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جائے گا۔ اور اسی قسم کے وہ روحانی فوائد ہیں جو زندہ جماعت کا فرد ہونے کے سبب ہر مخلص احمدی کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

ملک میں مہنگائی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اشیاء کی قیمتیں کئی گنے چڑھ چکی ہیں ان سے اخبار کے اخراجات کا متاثر ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ صدر انجمن نے اخبار کے سالانہ چندہ میں آئندہ کے لئے ایک روپیہ سالانہ کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی بجائے چھ روپیہ سالانہ چندہ کی بجائے اب مئی ۱۹۶۳ء سے بجائے سات روپیہ سالانہ چندہ ہوگا۔ اس لئے نئے سال کا چندہ بھیجتے وقت یا نئے خریدار بناتے وقت سالانہ چندہ کی اس نئی شرح کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

مرکز سلسلہ سے شائع ہونے والا جماعتی اخبار ہماری جماعت کی آواز ہے۔ اسلئے مخلصو! ہوشیار ہو جاؤ یہ آواز کمزور نہ ہونے پائے ـــــ!! ضرورت ہے آپ کے عزم اور ہمت کی!! جس طرح آپ ہمتوں نے خدمت اشاعت دین کے دوسرے شعبوں میں ایک نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے جس میں دوسرے لوگ آپکا مقابلہ نہیں کر سکتے پھر کوئی وجہ نہیں کہ احمدیت کے دائمی مرکز سے شائع ہونیوالے اخبار کی اشاعت میں اعلیٰ درجہ کا یہ جماعتی ریکارڈ قائم نہ رہے۔ اخبار بدر آپ کا اپنا اخبار ہے نہ صرف مالی لحاظ سے اس کو مضبوط بنائیں بلکہ علمی لحاظ سے بھی اس کے معیار کو بلند کرنے کے لئے اپنے قلمی تعاون اور قیمتی مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے مخلصین کی کمی نہیں جو اخبار کی مالی پوزیشن کو مضبوط بنانے کے علاوہ مخصوص معلومات کے ساتھ وسیع تجربہ بھی رکھتے ہیں۔ جن کا عملی تعاون اخبار کی معنوی حیثیت کو بڑھانے کا باعث ہوگا۔ الغرض وہ اشاعت کے وقفہ کے بعد اب سلسلہ بحال ہو گیا۔ اب مذکورہ بالا امور کی نسبت احباب جماعت کے عملی جواب کی ضرورت ہے!! وباللہ التوفیق!!

ایک درویش کا عزم حج

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان ایک عرصہ سے اپنی والدہ مرحومہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ کی طرف سے حج بدل کروانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ خاکسار جب گزشتہ سال ماہ ستمبر میں کلکتہ دورہ پر گیا تو سیٹھ صاحب محترم نے اپنے اس ارادہ کا اظہار فرمایا۔ اور مجھ سے خواہش کی کہ میں کسی دوست کو اس کام کے لئے تیار کروں۔ چنانچہ محترم سیٹھ صاحب کی منظوری سے مکرم مولوی مبارک علی صاحب انچارج مبلغ سلسلہ احمدیہ آندھرا پردیش کا انتخاب کیا گیا۔ مولوی مبارک علی صاحب حج کے سلسلہ میں ضروری امور کی تکمیل کر کے مورخہ ۵ اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب جماعت سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ مولوی مبارک علی صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت و سلامتی کے ساتھ جملہ ارکان حج کی بجا آوری۔ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور محترمہ جنت بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کا حج بدل اللہ تعالےٰ کے حضور مبرور و مقبول ہو۔

اس سال ہندوستان سے مولوی مبارک علی صاحب کے علاوہ مکرم خان بہادر معصوم خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر کیرنگ (اڑیسہ) اور کشمیر سے راجہ بشیر محمود صاحب سکنہ اندورہ (جماعت احمدیہ یاڑی پورہ) حج کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

والسلام

خاکسار مرزا وسیم احمد ۱۵/۴/۶۳

قادیان میں عید الاضحی کی قربانی کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

عید الاضحی قریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر جو استطاعت رکھنے والے احباب یہ خواہش رکھتے ہوں کہ ان کی طرف سے قادیان کی مقدس بستی میں قربانیاں دی جائیں۔ تاکہ ان کے ثواب میں بھی اضافہ ہو اور ان کی قربانیوں کے گوشت سے ہمارے درویش بھی فائدہ اٹھا سکیں وہ جلد از جلد اپنی رقوم ہمارے پاس بھجوا دیں تاکہ قبل از وقت جانوروں کا انتظام کر لیا جائے اور مقررہ تاریخوں پر قربانیاں کر دی جا سکیں۔

آجکل قربانی کے قابل جانور کی قیمت ۳۵ روپے ہے۔ دوست جلد رقوم ارسال فرمائیں۔

(حضرت مولانا) عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان

اخبار بدر کے سالانہ چندہ میں اضافہ

صدر انجمن احمدیہ کے حالیہ فیصلہ کے تحت اخبار بدر کے سالانہ چندہ میں ایک روپیہ کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی اب مئی ۱۹۶۳ء سے سات روپیہ سالانہ چندہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اس نئی شرح کے مطابق چندہ جات بھیجنے کا اہتمام کریں۔ اور نئے خریدار بھی اس فیصلہ کو ملحوظ رکھیں

(مینیجر)

ولادت

مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم عبد المجید صاحب نار سٹر ز سابق جو کہ مقامی ایم۔ ایل۔ اے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بچی عطا فرمائی ہے۔ کہ مکرم عبد المجید صاحب مبلغ وہ پیشگی [illegible]

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے نہایت عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا ہے

اس کام کی وسعت اور اہمیت مقتضی ہے کہ ہم اپنی پوری طاقت اور توجہ اس پر صرف کریں

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور
اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
انسان جب کوئی کام شروع کرتا ہے تو

پہلے اندازہ کر لیتا ہے

کہ کتنا بڑا کام ہے۔ اس کے مطابق پھر وہ اپنی طاقت خرچ کرتا ہے۔ اگر کام بڑا ہو تو زیادہ محنت اور کوشش کرتا ہے۔ اور اگر چھوٹا ہو اس کے لئے مناسب زور لگاتا ہے۔ یہ بات ایسی ضروری سمجھی گئی ہے اور اس کا خلاف ورزی میں اتنے نقصان سمجھے گئے ہیں کہ خدا نے ایک ایسی قوت پیدا کی ہے جو بتاتی ہے کہ کسی کام کے لئے کتنی قوت ضروری ہے۔ جیسے کان ہیں۔ جو حس کے بتاتے ہیں کہ کیسی آواز ہے کس قسم کی آواز ہے۔ اور کس کی آواز ہے

دیکھو عالم کون ہے وہ جو تاریخ جانتا ہے زبان۔ جغرافیہ۔ حساب۔ ڈاکٹری قانون جانتا ہو۔ مگر یہ علوم کہاں سے آتے۔ دوسرے لوگوں نے ذرہ ذرہ ملایا کسی نے کوئی چیز معلوم کی کسی نے کوئی۔ وہ سب جمع ہو گئیں۔ اور ہم کانوں کے ذریعہ سن کر علوم سے واقف ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم کانوں کے ذریعہ ہی بولنا سیکھتے ہیں۔ جو پیدائشی بہرے ہوں۔ وہ بول بھی نہیں سکتے کیونکہ بولنا انسان کو سن کر آتا ہے۔ پس اگر کان نہ ہوتے تو زندگی دوبھر ہو جاتی۔

اور

اگر آنکھیں نہ ہوتیں

تو علوم رائیگاں ہو جاتے اور انسان ہر وقت خطرہ میں پڑا رہتا۔ ٹھوکریں کھاتا۔ گرتا۔ رستے میں تمیز نہ کر سکنے کے باعث ٹھوکریں کھاتا پھرتا۔ کان کے ذریعہ سنتا ہے۔ مگر کان جو کچھ سنتے ہیں وہ سب محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے قدرت نے آنکھ دی ہے۔ جو کتاب سے دیکھ کر پڑھ لیتی ہے۔ اور اس طرح علوم محفوظ ہو جاتے ہیں آج جو کتابیں لکھی جاتی ہیں وہ ہزاروں سال کے بعد بھی پڑھی جائیں گی۔ اور اس وقت کے لوگ بھی ان سے فائدہ اٹھا سکیں گے لیکن اگر صرف زبانی باتیں ہی انسان سنتے تو ان سب کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر آنکھیں نہ ہوتیں تو بھی علوم ضائع ہو جاتے۔ اور پھر رنگوں کے تغیرات سے جو انسان علوم حاصل کرتا ہے وہ بھی نہ کر سکتا۔ مثلاً پھلوں کے متعلق دیکھتا ہے کہ وہ سبز ہیں اور ابھی پکے نہیں اور پھر رنگت میں ایک خاص تغیر آتا ہے۔ وہ زردی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ تغیر بتاتا ہے کہ پھل پک گیا اگر آنکھ نہ ہوتی تو یہ نہ معلوم کر سکتا۔ اور رنگوں سے کام چلتے ہیں وہ بھی بند ہو جاتے۔ علاوہ ازیں وہ عزیزوں رشتہ داروں کو دیکھتا ہے۔ اور ان سے جو مسرت حاصل کرتا ہے وہ بھی نہ کر سکتا۔ چاند ستاروں کو دیکھتا ہے نگاہ بتاتی ہے کہ فلاں ستارہ کہاں ہے اور فلاں ستارہ کہاں۔ اور اس سے وہ سفر میں کام لیتا ہے۔ لیکن نگاہ نہ ہو تو کشتی بیڑا۔ پھر ستاروں کو ہی دیکھ کر جو جنتریاں بنتی اور کاروبار میں آسانی بہم پہنچاتی ہیں۔ وہ بھی نہ ہوتیں۔

پھر

زبان چکھنے کے لئے ہے

وہ نہ ہوتی تو میٹھے اور پھیکے کڑوے اور کھٹے کا فرق نہ ہوتا۔ اور ناک سے خوشبو اور بدبو معلوم کرتا ہے۔ تمام خوشبودار چیزیں مفید ہوتی ہیں اور بدبودار مضر۔ اس لئے ناک کے ذریعہ نقصان رساں چیزوں سے بچتا ہے۔ اور مفید سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پھر جسم میں گرمی سردی کا احساس رکھا گیا ہے۔ اگر یہ احساس نہ ہوتا تو برف میں بیٹھ رہتا۔ اور اسے احساس نہ ہوتا۔ نمونیہ ہو کر ہلاک ہو جاتا۔ یا گرمی میں پسینہ نکلتا ہے اس کے لئے پنکھا جھلتا ہے۔ اگر گرمی کا احساس نہ ہوتا تو گرمی میں کام کرتا اور پسینہ نکل نکل کر اس کا خون اس قدر کم ہو جاتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔ پھر نرم اور سخت کا احساس بھی انسان کے لئے مفید ہے۔ اگر سخت چیز کو محسوس نہ کر سکتا تو زخمی ہو جاتا اور اس کو پتہ بھی نہ لگتا۔ اس موقع پر بارش کے برسنے پر مسجد کی چھت پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا تاکہ

جو لوگ صحن میں ہیں وہ بھی اندر آ سکیں)

غرض جس طرح سننے۔ دیکھنے۔ چکھنے۔ سونگھنے اور چھونے کی قوت ہے۔ اسی طرح

ایک قوت انسان میں ایسی بھی ہے

جو بتاتی ہے کہ فلاں کام کے لئے کتنی قوت کی ضرورت ہے۔ پہلے یہ قوت معلوم نہ تھی۔ مگر اب نئے ذرائع اور آلات سے معلوم ہوئی ہے۔ پہلے لوگ پانچ حواس قرار دیتے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ نو حواس ہیں۔ ان میں سے ایک حس یہ ہے جس کے متعلق میں نے بتایا ہے کہ وہ بتاتی ہے کہ فلاں کام کے لئے کتنی قوت کی ضرورت ہے۔ اس طاقت کے رکھنے میں اللہ تعالیٰ نے انسان پر بڑا احسان فرمایا ہے کیونکہ اس سے انسان اپنی طاقتوں کو تباہ کرنے سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کہاں مجھ کو کتنی طاقت لگانی چاہئے۔ اور کہاں کتنی۔ اس طرح اس کی زائد طاقت ضائع نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک قلم انسان اٹھاتا ہے۔ یہ قوت اس کو بتا دیتی ہے کہ اس کے لئے کتنی طاقت کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی انسان پیسہ کے اٹھانے کے لئے بھی اتنی ہی طاقت لگاتا جتنی من بھر بوجھ کے اٹھانے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اور اس طرح اب جو انسان ساٹھ ستر سال زندہ رہتا ہے اس کی بجائے پندرہ بیس سال میں مر جاتا۔ خدا نے اس حس کو پیدا کر کے

انسان کی طاقت کو محفوظ کر دیا

ورنہ انسان ہلاک ہو جاتا مگر جہاں یہ خطرہ تھا کہ چھوٹے کام کے لئے زیادہ طاقت خرچ کر کے انسان اپنی قوت تباہ نہ کر لے وہاں یہ بھی خطرہ ہے کہ انسان بڑے کام کے لئے تھوڑی طاقت صرف کر کے اپنے کام ہی کو تباہ کر لیتا ہے۔ مثلاً اگر نہر کو بند کرنے کی ضرورت ہو۔ اور کوئی شخص اس میں ایک بورا مٹی ڈالے تو نہر کا پانی بجائے رکنے کے اس کو بہا لے جائے گا۔ لیکن اگر ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہو جس سے ہم نہر میں یکدم اتنی مٹی ڈال سکیں جس سے فوراً وہ بند ہو جائے یا اس میں اتنی رکاوٹ پیدا ہو سکے تو پھر اس وقفہ کے دوران میں زیادہ مٹی ڈال سکتے ہیں یا مثلاً پرنالے بہتے ہیں۔ اگر ان کو بند کرنے کے لئے تولہ بھر مٹی ڈالی جائے تو اس سے پانی نہیں رکے گا۔ خواہ سارا دن تولہ تولہ مٹی ڈالی جائے۔ لیکن اگر یکدفعہ کافی مٹی ڈال دی جائے گی تو پانی رک جائے گا

میں نے اپنی جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ

ہمارا کام عظیم الشان حیثیت رکھتا ہے

اور وہ دنیا کے تمام کاموں سے بڑا ہے۔ چونکہ ہم دنیا میں حقیر سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بڑا کام دنیا کی نظر میں معمولی ہے۔ اور دنیا کے معمولی کام اہم۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ کام ہمارا ہی سب سے بڑا ہے۔ اگر انگریزوں کا ایک وزیر ایک دن کی بھی چھٹی لے یا کسی کام پر باہر جائے تو اس کے متعلق تمام اخبارات میں تاریں چھپ جاتی ہیں۔ اس قدر بڑی اس کی شخصیت سمجھی جاتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ انگریزوں کے ایک وزیر کا نہیں سب کا کیا کام ہے یہی کہ برطانیہ میں اور چند اور ممالک میں جو ان کے ماتحت ہیں امن قائم رکھنا ان کا فرض ہے۔ اگر وہ اپنے اس فرض کو پورے طور پر ادا کریں۔ اور اس میں کامیاب ہو جائیں تو بھی کیا ہے۔ لوگوں کو ۳۰۔ ۴۰ یا ۵۰۔ ۶۰ سال کی زندگی میں امن مل جائے گا۔ وہ اپنی کوشش میں اگر کامیاب ہو جائیں تو ۶۰۔ ۷۰ سال تک امن ہو گا۔ مگر مرنے کے بعد لوگوں کو جو عذاب ملے گا۔ اس سے ان کو بچانے والا کون ہو گا۔ یہ وزیر اور بادشاہ تو خود پکڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے ظلم کو نقل دی اور ترقی دی۔ پھر تم نے ہماری بجائے ایک انسان کو کیوں خدا بنایا۔ اس وقت تو وہ اپنے کئے پر جوابدہ ہوں گے۔ دوسروں کو کیا بچائیں گے۔ اسی طرح دوسری حکومتیں ہیں مثلاً فرانس۔ امریکہ۔ جاپان اچھا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کا کام انہی سے متعلق ہے اور اس دنیا کی زندگی تک محدود ہے۔

ہمارا کام یعنی تبلیغ اسلام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ غرض

ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ

ہے۔ پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے مگر ہمارا کام ساری زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اس زندگی کو پُرامن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہم نہ صرف اس زندگی کو پُرامن بنانا چاہتے ہیں بلکہ اگلی زندگی کو پُرامن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کا کام یہیں ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا۔ ابد الآباد تک جاتا ہے۔ ان کے کام کی حیثیت وہی ہے

جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو۔ اور ہمارے کام کی حیثیت بچے کے مقابلہ میں کمانے والے شخص کے کام کی ہے بچہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن میں خوش ہو کر ہنس لیں لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ پس ان کے کام ہنسی ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اب اگر ان میں سستی ہو جائے تو ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہوں گے۔

اس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے ہمیں

بہت بڑی طاقت کی ضرورت

ہے۔ اور اگر اس کے لئے پوری طاقت صرف نہ کی جائے۔ تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہو کی جو ایک بہتے ہوئے پرنالہ کے سامنے ایک تودہ مٹی کی ہوتی ہے۔ تو خواہ کتنی آدمی کام پر لگ جائیں وہ پرنالے کو بند نہ کر سکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائے گی۔ پس

ہماری جماعت کا فرض ہے

کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور پھر اور بھی کم ہیں جنہوں نے سمجھ کر اس کے مطابق طاقت خرچ کی ہے۔ ہمارا کام تو ایسا تھا کہ ہماری جماعت کے ہر چھوٹے بڑے عالم غیر عالم امیر غریب بچے۔ بوڑھے۔ مرد۔ عورتیں اس میں لگ جائیں۔ دیکھو جس وقت مکان خطرے میں ہو۔ تو یہ نہیں کہ بڑے ہی کام میں لگتے ہیں۔ بلکہ بچے۔ بوڑھے۔ عورتیں سب کے سب کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

جب گھر میں آگ لگی ہوئی ہو۔ تو نہ بچہ کے لئے آرام ہوتا ہے نہ عورت اور بوڑھے کے لئے۔ بلکہ اس وقت گھر کا ہر فرد کام میں تندہی سے مصروف ہوتا ہے اس صورت میں کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ اس وقت دنیا میں آگ لگی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے۔ اور اگر وہ ساری بھی لگ جائے تو کام کے مقابلہ میں اس کی کوشش تھوڑی ہی ہو گی۔ مگر جس کا یہ کام ہے اس کا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام جماعت لگا دیں گے۔ تو وہ خود غیب سے مدد کرے گا اور خود اس کام کو درست کر دے گا۔ اس کا وعدہ ہے کہ جب تم اپنی طرف سے پوری سعی کر چکو تو باقی سوراخ جو بند نہ کر سکو گے وہ خود بند کر دیگا۔ اگر تم کام میں سستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آ سکتی لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کر دو گے۔ تو وہ

تقریب شادی اور تبلیغی مواقع!

محترم مولوی محمد شمس الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ و حال سیکرٹری تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ کلکتہ کے چھوٹے صاحبزادے محمد سراج الدین صاحب قمر کی شادی خانہ آبادی ۱۵ مارچ کو عمل میں آئی۔ رات ساڑھے نو بجے صبح کلکتہ سے موضع کیرت پورہ ضلع چھپرہ پہنچی۔ نماز جمعہ خاکسار کی اقتدا میں ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد غیر احمدی دوستوں پر مشتمل تھی۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور صداقت احمدیت کے موضوع پر خطبہ دیا۔ جو بہت پسند کیا گیا بعد نماز مغرب تقریب عقد منعقد ہوئی۔ احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کا کثیر مجمع تھا۔ جس میں خاکسار نے مسنون خطبہ کے بعد قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض بیان کئے۔ اور محترم محمد سراج الدین صاحب قمر ابن محترم مولوی شمس الدین صاحب کا محترمہ طاہرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد مسلم صاحب کے ساتھ بعوض اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔ بعد دعا بخیر و خوبی تقریب عقد انجام پذیر ہوئی۔

محترم مولوی محمد شمس الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب مونگھیری کے مرید تھے۔ اور مخالف احمدیت لٹریچر پڑھنے میں بھی شغف رکھتے تھے۔ دفعتہً آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر کا براہ راست مطالعہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے تسلیات دار الامان سے لٹریچر منگوایا اور بہت جلد آپ پر حقیقت کا انکشاف ہو گیا۔ اور آپ ۱۹۳۳ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اور جماعت کے سرگرم رکن اور مبارک وجود ثابت ہوئے۔

آپ کے نیک نمونہ کا اثر آپ کے اعزہ اور لواحقین پر بھی پڑا جو وقتاً فوقتاً احمدیت میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ اور سلسلہ کے ساتھ ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہ شادی بھی آپ کے نسبتی بھائی کی بیٹی سے ہوئی ہے۔ یہ لوگ کچھ عرصہ ہوا احمدی ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے روحانی و جسمانی برکات کا باعث بنائے۔ آمین۔

جمعہ اور سنیچر کو ہم لوگوں نے کیرت پورہ میں قیام کیا۔ اس دوران میں اجتماعی اور انفرادی تبلیغ اور تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اس علاقہ کے لوگ عقائد احمدیت اور جماعت کی فعالیت سے بہت متاثر ہوئے۔

محترم مولوی صاحب کے ایک بیٹے کی شادی چھپرہ میں بھی ہو چکی ہے۔ بروز اتوار تبلیغی اغراض کے ماتحت آپ خاکسار کو چھپرہ میں بھی لے گئے۔ متعدد متعلقین سے ملاقات کی لٹریچر تقسیم کیا۔ اچھا اثر رہا۔ یہاں محترم سید وحید بخش صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ متعین ہیں۔ محترم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کے ذریعہ خاکسار کو ان سے تعارف تھا۔ یہ دوست احمدیت کے مداح ہیں۔ مولوی صاحب اور خاکسار ان سے ملاقات کے لئے ان کے مکان پر پہنچے۔ انہوں نے ہمیں رات کے کھانے پر مدعو کیا۔ محترم مولوی صاحب تو مع قافلہ کلکتہ تشریف لے جا رہے تھے۔ اس لئے وہ نہ رک سکے۔ خاکسار نے رات یہیں قیام کیا۔ اور بعد نماز مغرب محترم ڈپٹی صاحب کی معیت میں محترم ایم۔ اے رحمٰن صاحب ایس۔ ڈی۔ او۔ چھپرہ کی کوٹھی پر پہنچا۔ موصوف سے ملاقات ہوئی۔ سوا گھنٹہ تک پیشگوئی "مسئلہ تقدیر" اور صداقت اسلام و احمدیت کے موضوع پر نہایت لطیف اور دلچسپ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ یہ سنجیدہ لوگ ہیں۔ احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے بہت متاثر ہوئے۔ لٹریچر مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اس طرح یہ تقریب شادی جو نہایت سادگی سے انجام پذیر ہوئی تبلیغی مواقع سے بھرپور تھی۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے اس کے نیک نتائج ظاہر ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ محترم مولوی محمد شمس الدین صاحب تو مع قافلہ اتوار کو ہی عازم کلکتہ ہو گئے تھے خاکسار پیر کو مظفر پور پہنچ گیا۔ محترم مولوی صاحب اس مبارک موقع پر پانچ افراد کے نام ایک سال کیلئے "بدر" جاری کرا رہے ہیں اور دوسری مدات میں بھی چندہ جات دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

خاکسار
عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر پور

خدا کی غیرت

جوش میں آئے گی کہ میرے بندے کمزور ہو کر اس کام میں لگے ہیں تو میں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں اور جب اس کی مدد آ جاتی ہے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں۔ اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو قوت دے غافلوں کو ہوشیار کرے اور ہمارے دلوں کو اپنی راہ میں کھول دے کہ ہم اس راہ میں سب کچھ خرچ کرتے ہوئے تنگی اور انقباض نہ محسوس کریں۔ تاکہ ہم اس کے فضلوں کے وارث ہوں

(الفضل ۱۰ مئی ۱۹۲۲ء)

افسوسناک وفات

احباب کو یہ معلوم کر کے بہت رنج اور افسوس ہو گا کہ ہمارے ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم محمد حنیف صاحب بی۔ اے آف بگوڑ ریاستہ بہار مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۳ء کو ویلور ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم لمبے عرصہ سے دل کی بیماری سے صاحب فراش تھے۔ بیماری کا حملہ نہایت سخت تھا۔ اسی بیماری کی حالت میں سلسلہ کا لٹریچر ان تک پہنچا۔ فطرت سعید تھی اور تھوڑے عرصہ میں کافی مطالعہ کے بعد ستمبر ۱۹۶۱ء میں بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ بگوڑ میں ان کی تبلیغ سے بعض دو دوسرے دوستوں اور مستورات نے بیعت کی اور جماعت قائم ہو گئی۔ مرحوم کو تبلیغ سلسلہ کا اتنا شوق تھا کہ اپنی بیماری کی پرواہ نہ کرتے۔ ان کی صحت کے پیش نظر ان کی رپورٹوں کو پڑھ کر بے حد تعجب ہوتا۔ کتب سلسلہ کا مطالعہ چارپائی پر لیٹے لیٹے کافی حد تک کر چکے تھے۔ مرکز سلسلہ کی زیارت اور بزرگان سلسلہ کی ملاقات کا اشتیاق لئے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ دل کا اپریشن ہو گا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ویلور (مدراس) میں داخل ہسپتال ہوئے۔ اپریشن کے قریباً دو ہفتہ بعد وفات پا گئے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ

(۱)

جماعت احمدیہ دیودرگ کا سالانہ جلسہ

اراکین وفد جماعت احمدیہ اڈگور کے سالانہ جلسہ سے فارغ ہوتے ہی ۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء بروز شام دیودرگ پہنچے۔ یادگیر کے چند احباب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ آج ہی کی رات جماعت احمدیہ دیودرگ کی طرف سے سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ ٹھیک رات کے ۹ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم بشیر الدین احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔

تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم رفعت احمد صاحب غوری بی کام کی "سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی پر مؤثر اور برجستہ انداز میں ... سامعین کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ... برکات کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا یعنی اطاعت رسول ہی سے روحانیت حاصل اور خدا کی ہمکلامی حاصل ہوتی ہے۔

آپ کے بعد مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر ایک تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں خاص طور پر ان قسموں کو پیش کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ماموریت کے بارے میں کھائی ہیں۔ اور بتایا کہ ایک پاک نفس آدمی کبھی جھوٹی قسم کھانے کی جرأت نہیں کرتا حضرت مسیح موعود کا بار بار اپنی ماموریت پر قسم کھانا اس بات کا ثبوت ہے کہ واقعی آپ کا خدا تعالےٰ سے مضبوط تعلق تھا۔

آپ کی تقریر کے بعد مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور اسٹیٹ اسٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے بھی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند پہلوؤں پر اور ساتھ ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض پر نہایت پرجوش انداز میں تقریر کی آپ نے اپنی نصف گھنٹہ کی تقریر میں سامعین پر یہ واضح فرمایا کہ آج بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض جاری ہے۔ اور آپ کی کامل اطاعت سے مجدد اور انعاموں کے علاوہ نبوت بھی مل سکتا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی تقریر کے لئے اسٹیج پر آئے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ... مساوات اور اپنی آزادی عقیدہ و عبادات کے حصہ پر تفصیل روشنی ڈالی۔ یہ بھی بتایا کہ آپ کی سیرت آج کے سماج اور معاشرہ کی تعمیر میں بھی بہت نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ دستور ہند کی بنیاد بھی سیرت کی انہیں تعلیمات پر رکھی گئی ہے۔

آپ نے دوران تقریر میں اس بات پر بھی مفصل روشنی ڈالی کہ آجکل سیرت مقدسہ کی اشاعت و تبلیغ کے لئے جو جماعت میدان عمل میں آئی ہوئی ہے اس کا نام جماعت احمدیہ ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے بعد اس جماعت میں عملی زندگی کی ایک روح پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ اکناف عالم میں سیرت مقدسہ اور قرآن شریف کی اشاعت کیلئے دیوانہ وار کام کر رہی ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس جماعت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے اور ان کی طرف سے جو قبول حق کی دعوت دی جاتی ہے۔ وہ خندہ پیشانی سے قبول کی جانی چاہیئے۔ آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ تک دلنشین انداز میں سامعین کو اپنی تقریر سے محظوظ فرمایا۔ یہ اس اجلاس کی آخری تقریر تھی۔

آپ کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے سامعین مقررین اور حکام کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

اس جلسہ کے انعقاد میں جماعت احمدیہ دیودرگ نے جس دلچسپی سے حصہ لیا اور اراکین وفد اور مہمانوں کے آرام و آسائش کا خیال رکھا ہم لوگ تہ دل سے مشکور ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔

خاکسار

بشیر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

جماعت احمدیہ رائچور کا پانچواں جلسہ سالانہ

اراکین وفد دیودرگ کے سالانہ جلسے سے فارغ ہو کر اپنے چند احباب کے ساتھ رائچور آ گئے۔ ۱۶ مارچ والے دن کے ۹ بجے جماعت احمدیہ رائچور کی طرف سے سالانہ جلسہ منعقد ہونے والا تھا۔ حسب پروگرام رات کے ۹ بجے اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز بمقام منسور یہ پریس ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت فرمان ہیرا نائک ایڈووکیٹ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس کی ہوئی۔ آپ نے "سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر اظہار خیال فرماتے ہوئے پہلے زمانہ کے حالات پر کچھ روشنی ڈالی۔ پھر اسلام کی تین خصوصیات کا ذکر کیا۔ یعنی اسلام کا عالمگیر ہونا توحید اور لقاء الٰہی پھر اسی ضمن میں آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند سبق آموز واقعات سنائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی خوشخبری سنائی۔

آپ کی تقریر کے بعد ایک ہندو پبلک ورکر شری بھان پانڈورانگ نے مذہبی اور سماجی اصلاحات سے متعلق کچھ باتیں بیان کیں۔ آپ کی تقریر میں مزاح اور خوشگفتگی کا رنگ غالب تھا۔ لیکن بہرصورت آپ نے اس بات پر زور دیا کہ دنیا میں پھر مذہبی اقتدار کا قیام ہونا چاہیئے۔

آپ کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب قیصر مبلغ بمبئی کو "آخری زمانہ کے اوتار" کے عنوان پر اظہار خیال کی دعوت دی۔ آپ نے اپنی تقریر میں زمانہ کے کچھ حالات بیان فرمائے۔ اور ہر قوم کے مذہبی نوشتوں میں ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے ایک موعود کے آنے کی جو خبر پائی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل بتائی۔ کرشن جی مہاراج کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ پھر بتایا کہ ان تمام مذہبی پیشواؤں کی دعاؤں اور پیشگوئیوں کے مطابق سرزمین قادیان میں اس زمانے کے اوتار کا ظہور ہوا۔ آپ نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ تمام مذاہب اور مذہبی پیشواؤں کی عزت و حرمت قائم فرمائی۔ اس لئے ہر مذہب کے ماننے والوں کو ان کا احسانمند ہونا چاہیئے۔ اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کے خدمت گذاروں میں نام لکھانا چاہیئے۔ یہ تقریر بھی اور تقریروں کی طرح نہایت توجہ کے ساتھ سنی گئی۔

آپ کے بعد مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور اسٹیٹ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی اور فرمایا کہ امن و شانتی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کو اپنانے سے ہی قائم ہو سکتا ہے اس لئے تمام قوموں کو آپ کی سیرت کے متعلق دعوت دی جاتی ہے۔

آپ کے بعد شری بھیمان ہیرا نائک ایڈووکیٹ صدر جلسہ نے نہایت شستہ اردو میں فاضل مقررین کی تقریروں پر تبصرہ فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد کی پُر زور الفاظ میں تائید کی اور اپنے تمام ہم وطنوں سے اپیل کی کہ انہیں جماعت احمدیہ کی تعلیمات کا مطالعہ کرنا چاہیئے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ایسے جلسے ہندوستان کی تمام آبادیوں میں ہونے چاہئیں۔ اسی سے محبت اور اتحاد کی فضا قائم ہوتی ہے۔

آخر میں خاکسار نے حکام اور حاضرین جلسہ اور مقررین کرام کا شکریہ ادا کر کے جلسہ کے برخاست ہونے کا اعلان کیا۔

اس جلسہ کے انعقاد میں مکرم عبد الکریم صاحب مالک منصوریہ پریس نے جس محنت اور ایثار سے کام لیا۔ اس کی داد دینی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے نیک ارادوں میں کامیابی بخشے۔

جماعت احمدیہ یادگیر اپنے حلقہ تبلیغی یعنی یاپور اڈگور۔ دیودرگ اور رائچور کے جلسوں کے انعقاد میں جس دلچسپی۔ قربانی اور جوش کا مظاہرہ کیا وہ قابل تعریف ہے۔ یہ تمام جلسے اسی جماعت کے زیر اہتمام ہوئے۔ مکرم سیٹھ عبد الحی صاحب و سیٹھ محمد الیاس صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غوری نے مبلغین کی آمد و رفت کے لئے اپنی اپنی موٹریں دیں اور قیام کا بندوبست کیا اسٹیج باجات مجیو اسٹیلو اور دوسرے ذرائع سے بھی جماعتوں کی امداد کی۔ نیز مکرم محمد ادریس صاحب نے جلسوں میں لائٹ کے انتظام کے لئے اپنا جنریٹر وغیرہ دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر اپنے حلقہ کی جماعتوں کے جلسے کے موقع پر وفد کے ساتھ شامل رہے اور ضروری انتظامات کرتے رہے۔

خاکسار

بشیر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

جلسہ سالانہ دھارواڑ

الحمد للہ کہ امسال بھی دھارواڑ کو جلسہ سالانہ کرنے کی توفیق ملی۔ اراکین وفد شائع شدہ اپنے پروگرام کے مطابق ۱۹ مارچ کی شام کو دھارواڑ پہنچ گئے مکرم سید امیر الدین صاحب کے دولت کدہ پر قیام و طعام کا انتظام تھا۔ مکرم قاضی صاحب نے انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ اراکین وفد کے آرام و آسائش کا بندوبست کیا۔ ۱۹ مارچ کو کیلنز ایجا ... (جو شہر کا سب سے بارونق علاقہ ہے) جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ٹھیک ۹ بجے مکرم قاضی صاحب اور علماء سلسلہ جلسہ گاہ تشریف لے آئے ... جماعت احمدیہ ہبلی کے خدام نے اس وقت تک جلسہ گاہ آراستہ کر دیا تھا۔

اس اجلاس کی کارروائی مکرم قاضی امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج علاقہ میسور اسٹیٹ نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "زندہ نبی" تھا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر کے انسان خدا سے

شرف ہمکلامی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے "قومی یکجہتی" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ملک کے سیاسی حالات اور پھر قومی یکجہتی پیدا کرنے کے ذرائع پیش کئے۔ اسلام نے ان امور کی جس حد تک تائید فرمائی ہے۔ آپ نے اس کا بھی ذکر فرمایا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب بمبئی کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے "آخری زمانہ کے اوتار" کے عنوان پر اظہار خیال فرمایا۔ ہندو، مسلمان، عیسائی، سکھ، زرتشتی وغیرہ اقوام میں ایک آنے والے کا جو انتظار پایا جاتا تھا اس کی تفصیل بتائی۔ پھر بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام وہی موعود اقوام عالم ہیں۔ آپ نے اس پر گیتا، قرآن اور دوسری کتابوں سے استدلال کیا۔

سامعین میں ہندو، مسلمان دونوں کثیر تعداد میں موجود تھے اور بفضل تعالیٰ ساری تقریریں نہایت توجہ اور انہماک سے سنی گئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مفید نتائج مرتب فرمائے۔ آمین۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم صدر صاحب جلسہ نے مختصر طور پر تمام تقریروں پر تبصرہ فرمایا۔ اور سامعین، حکام اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کے برخاست ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

جلسہ سالانہ ہبلی

۹ دسمبر کے دلنیق بہر طرح تبلیغی مرکز دھارواڑ سے ہبلی آیا۔ اور جماعت احمدیہ ہبلی کی طرف سے دار التبلیغ کے سامنے سالانہ جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس اعلان کے مطابق ہبلی و دھارواڑ دونوں جلسوں کے لئے اشتہارات چھپوائے گئے تھے اور مقامی تین اخباروں میں بھی اعلان کروا دیا گیا تھا۔ پھر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ شہر میں اعلان کروایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مقررہ وقت پر سامعین جلسہ گاہ کی طرف آنے لگے۔ اس جلسہ کی صدارت کے لئے مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس کو مدعو کیا گیا۔ آپ نے جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال کی ہوا اتفاق سے ایک دن پہلے آئے ہوئے تھے۔ ... مکرم ... صاحب ... "وفات مسیح" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے قرآن، احادیث سے استدلال

است سے وفات مسیح پر دلنشین انداز میں استدلال کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم حکیم محمد الدین صاحب صاحب نے "سیرت النبی" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ فیوض و برکات کا ذکر فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باجود کو اس کی شہادت پر پیش کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس "صداقت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر اظہار خیال کو سٹیج پر آئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت ... دین کے انکار پر ایک تبصرہ فرمایا۔ پھر وفات مسیح پر بعض طریق سے روشنی ڈالی۔ اختلافات کے بارہ میں امن پسندانہ اصول بیان کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بدنام کرنے کے لئے بعض جماعتوں اور افراد کی طرف سے جو غلط اور گمراہ کن طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ ان کی مذمت کی، اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اختلافی مسائل کا اظہار خیال کرتے وقت اسلامی اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں۔

ہبلی کے ایک ادارہ کی طرف منسوب کر کے بمبئی کے روزنامہ انقلاب میں بہت سے احمدیوں کے ارتداد کی خبر شائع کی گئی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس کا بھی ذکر کیا۔ اور اہالیان ہبلی سے پوچھا کہ کیا مذہبی پیشوا اور درس القرآن کے جاری کرنے والوں کا یہی اخلاقی معیار ہے کہ ایک جھوٹی خبر جماعت احمدیہ کے متعلق شائع کرائی۔ آپ نے نہایت ولولہ انگیز انداز میں اہالیان ہبلی سے اپیل کی کہ حق و باطل کے سمجھنے کے لئے ان علماء کرام کا یہ رویہ بھی کافی ہو سکتا ہے۔

آخر میں آپ نے یہ فرمایا کہ وہی مسیح و مہدی، جن کا سب انتظار کر رہے ہیں آ گئے اور آپ کی صداقت پر قرآن اور حدیث اور حالات زمانہ کی شہادت دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ امسال جلسہ میں حاضرین کی تعداد کافی تھی اور لوگ ہمہ تن گوش ہو کر تقریریں سن رہے تھے۔ مقررین کی سب تقریروں پر صاحب صدر نے موثر انداز میں تبصرہ فرمایا۔ اور بہت سے دلائل اور شواہد دی گئیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خوشگوار اور پُر اثر فضا میں جماعت احمدیہ ہبلی کا سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ صاحب صدر نے سب حضور کا شکریہ ادا کر کے جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

خاکسار ایچ۔ ایم۔ منڈاسگر
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہبلی ۶۳/۳/۱۲

مالی سال ختم ہو رہا ہے

احباب و عہدیداران جماعت کی خاص توجہ کیلئے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب چند روز باقی رہ گئے ہیں اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ کے جملہ چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری طور پر متوجہ ہوں اور عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ تمام وصول شدہ چندوں کی رقم ۲۵ اپریل سے قبل ہی مرکز کو بھجوا دیں تاکہ آخر اپریل تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو کر متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں محسوب ہو سکیں۔ اگر کوئی رقم ۳۰ اپریل تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہ ہو سکی تو وہ اگلے سال میں محسوب ہو گی اور جماعت کے ذمہ اس سال کا بقایا رہ جائے گا۔

اس عرصہ میں چندہ جات کی وصولی کے لئے غیر معمولی کوشش اور جدوجہد درکار ہے کیونکہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کا بجٹ لازمی چندہ جات پورا نہیں ہوا۔ جماعتوں میں اعلیٰ اخلاص اور قربانی کی روح پیدا کرنے میں مقامی عہدیداران کا بھی بہت دخل ہے اگر عہدیداران خود اپنا عملی نمونہ پیش کریں اور مؤثر رنگ میں دوستوں کو تحریک فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی چندہ جات کی پوزیشن کافی بہتر ہو سکتی ہے۔ پس جن عہدیداران نے سال کے دوران میں پوری توجہ اور کوشش سے کام نہیں کیا۔ ان کو چاہیئے کہ اب اس کی تلافی کریں اور جن عہدیداران نے سال بھر شوق اور محنت سے کام کیا ہے وہ اس مہینے میں مزید جدوجہد کر کے زیادہ ثواب کمائیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

بجٹ کو پورا کرنے کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ارشاد احباب جماعت خاص توجہ اور عملی کوشش کا متقاضی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے چندوں کا قائل نہیں ہوں کہ وعدہ (بجٹ) تو لکھ دیا اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو یا یاد دہانی کرائی جا رہی ہو یا اخبارات میں اعلانات ہو رہے ہوں اور وعدہ کرنے والا پھر خاموش بیٹھا رہے۔"

"تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی ثابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔"

جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو گیارہ ماہ کی وصولی چندہ جات اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دی جا چکی ہے ابھی تک متدریجی بجٹ کے مقابل پر اصل آمد لازمی چندہ جات میں کافی کمی ہے! اور بعض جماعتوں کی وصولی باوجود بار بار توجہ دلانے کے برائے نام ہوتی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت عہدیداران مال اور حلقہ کے مبلغ صاحبان اپنی اپنی جماعت کی مدد و پورا کرنے کی فکر کریں اور سال کے ان آخری ایام میں خاص توجہ سے سو فیصدی وصولی کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کو مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے اور ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر کے خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔ ناظر بیت المال قادیان

آخری قسط

ہندوستان پر اسلام کا اثر

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۲ء

اسلام کا نیا دور ہندوستان میں

اب میں اس مضمون کے آخری حصہ میں ایک اہم امر کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ انیسویں صدی کے وسط میں اسلامی سلطنت کی بنیادیں کمزور ہوتی چلی گئیں۔ اور سلطنتِ مغلیہ جس کی بنا ۱۵۲۶ء میں مرزا ظہیر الدین بابر نے ڈالی تھی اس کا خاتمہ ۱۸۵۷ء میں آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کے زوال کے ساتھ ہو گیا مگر یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ جب اس ملک میں مسلمانوں کی دنیوی حکومت زوال پذیر ہو رہی تھی انہی ایام میں خداوند تعالیٰ مسلمانوں کی روحانی سلطنت کو قائم کرنے کا انتظام عرشِ بریں پر کر رہا تھا اور یہ صرف ہندوستان کے لئے ہی کیا بلکہ ساری دنیا میں ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز تھا۔ اگر ہندوستان میں مغلوں کے ہاتھوں سے سیاسی اقتدار جا رہا تھا تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے ایک اور فارسی النسل انسان کے ذریعہ اسلام کی سربلندی اور شریعتِ محمدیہ کے احیاء و قیام کا انتظام ... تھا میری مراد اس سے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی پیدائش و بعثت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ (بخاری کتاب التفسیر) کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو اس کو ایک فارسی الاصل انسان پھر واپس لائے گا۔

چنانچہ قادیان کی مقدس بستی میں ایک مغل خاندان کے ایک قابلِ احترام فرد حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب رئیس قادیان کے ہاں ۱۳؍فروری ۱۸۳۵ء کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پیدا ہوئے۔ آپ کا بچپن اور جوانی تقویٰ اور روحانیت کے اعلےٰ معیار پر تھا۔ چالیس برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرفِ مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف فرمایا۔ اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب پر آپ نے شاندار کتب تصنیف فرمائیں اور مختلف مذاہب کے علماء و فضلاء سے مناظرات و مباحثات کر کے اسلام کی فضیلت اور برتری کو ثابت کیا۔ ۲۳؍جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ نے باذن الٰہی سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو موعودِ اقوامِ عالم مہدی معہود اور مسیح موعود کے روحانی منصب پر سرفراز فرمایا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

(ا) "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونو ناموں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلاواسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا"

(اربعین ۱)

نیز فرمایا:-

(ب) "میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابنِ مریم کے رنگ میں ہوں، ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود ہے...... یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

(ج) حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ان دعاوی سے لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہوا کہ شاید آپؑ سیاسی اقتدار کے خواہاں ہیں مگر آپؑ نے صاف الفاظ میں فرما دیا ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
ملکِ روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دنیا میں گذرے ہیں امیر و تاجدار
میں ہوں وہ پانی جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

(د) اور تمام دنیا کو یہ روحانی اور زندگی بخش پیغام دیا کہ:-

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس ثبوت کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے۔ جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلےٰ زندگی ثابت کرا لے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الٰہ الّا اللہ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔"

(لیکچر زندہ رسول)

(ھ) نیز تمام مذاہب میں اتحاد اور باہمی رواداری کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اس زریں قرآنی اصل کو پیش فرمایا کہ:-

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں .... یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو ...... عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفۂ قیصریہ)

نیز ہندو مسلم اتحاد کے لئے آپ نے اپنی وفات سے قبل ایک رسالہ "پیغام صلح" تحریر فرمایا جو آج بھی ان درد مند دلوں کیلئے جو ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہندو دھرم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعاوی اور زندگی بخش روحانی پیغام کے نتیجہ میں اہلِ مذاہب میں ایک کھلبلی پیدا ہو گئی۔ ہر سو مخالفت کا طوفان اُمڈ آیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ہر رنگ میں حفاظت فرمائی۔ اور آپؑ کے پیغام میں خدا ترس روحوں کے لئے اثر پیدا کیا۔ اور آپ کا سلسلہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگا۔ ہندو دھرم کے بارہ میں خداوند تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی کہ یہ لوگ پھر اسلام کی طرف رجوع کریں گے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

"مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور سے رجوع ہو گا"

(اشتہار ۱۲؍مارچ ۱۸۹۷ء)

یہ الہام ایک امید کا پیغام ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے جب ہندو مسلم اتحاد پھر پروان چڑھے گا اور دونو قوموں کے عقاید، نظریات اور اعمال و عبادات میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ اصول کی روشنی میں یکرنگی پیدا ہو گی۔ اور ہندوستان میں بسنے والی اقوام پھر ایک ہی روحانی گھاٹ سے آبِ زندگی پئیں گی۔ خدا کرے کہ یہ مبارک ایام جلد سے جلد تر آئیں تا کہ ہمارا ملک ہر قسم کی دینی اور دنیوی برکات سے بہرہ اندوز ہو۔ اللّٰھم آمین۔

جماعت احمدیہ کا روشن مستقبل اور خدائی بشارات

اب میں اس پر امید اور خوش آیند مستقبل کے بارہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو ایمان افروز تحریرات پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

(ا) "خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا"

(تجلیاتِ الٰہیہ ص۱۷)

—— (باقی) ——

عربوں کی علمی و ادبی ترقیات

ترجمہ
از مکرم منظور احمد صاحب سوز ایم اے۔ قادیان

یورپ کے علم و ادب کے قصر و ایوان جن کی شوکت و عظمت نے تمام دنیا کو مبہوت و متحیر کر رکھا ہے۔ ان صحرا نوردوں اور خاک نشینوں کی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ ہیں جو ایک غیر معروف و پسماندہ سرزمین سے اٹھ کر چند ہی سالوں میں تمام عالم پر چھا گئے ان کے قدم جس خطہ زمین پر پہنچے اس کی زندگی سنور گئی۔ نہ صرف زندگی سنور گئی بلکہ زندگی کے ہر شعبہ کو معراج منتہا تک پہنچا دیا۔ غرناطہ اور قرطبہ کے محلات اور دورنگا ہوں کے منقش گنبد و مینار آج بھی اس اولوالعزم قوم کے ذہن رسا و بلند ہمتی کے آئینہ دار ہیں جس نے ان کے در و دیوار کے سایہ میں بیٹھ کر تمام دنیا کو تہذیب و تمدن، علم و ادب، صنعت و حرفت اور جہانگیری و جہانبانی کے اسباق دیئے۔ اس تیرہ و تاریک دور میں جب انسانیت ابن آدم کے بہیمانہ افکار و خیالات سے کراہ رہی تھی، یہی وہ اولین قوم تھی جس نے اس تاریکی میں تہذیب و تمدن اور علم و عرفان کی شمعیں فروزاں کیں۔ جن سے دنیا کا گوشہ گوشہ جگمگا اٹھا۔ اور انسانیت کے نیم مردہ پیکر میں پھر سے زندگی کے آثار پیدا ہوئے۔ یہ اس دور ارتقاء کی ابتدائی کڑی تھی جس پر آج یورپ کے موجد و مفکر نازاں ہیں۔

نہایت صد حیف کہ یہ معاند و خوشہ چین آج عصرِ حاضر کی تمام ایجادات کو اپنی ذات سے منسوب کرتے ہیں اور ان عرب اقوام کو پسماندہ و غیر مہذب بتاتے ہیں جن کے اسلاف نے ان کے آباؤ اجداد کو ترقیات کی شاہراہ پر انگلی پکڑ کر چلا سکھایا اور ہر نشیب و فراز سے آگاہ کیا۔ لیکن جب ان کے پاؤں میں قوت و توانائی پیدا ہوئی اور یہ اس شاہراہ پر خود بخود چلنے کے قابل ہوئے تو اپنے ان دیرینہ محسنوں اور سہاروں کو فراموش کر دیا جن کی بدولت ان کو یہ سرفرازی و کامرانی نصیب ہوئی۔ مگر تاریخ کا عمیق و غیر جانبدارانہ مطالعہ آج بھی اس ناسپاس قوم کی محسن کشی کو روز روشن کی طرح نمایاں کر دیتا ہے اور ان کی اکثر و بیشتر ایجادات کی حقیقت کو بھی واضح کر دیتا ہے جس کی ابتدائی کڑیاں عربوں کی صدیوں پرانی ذہنی تگ و دو سے مربوط و منسلک نظر آتی ہیں۔ ہم اس سلسلہ میں مزید اظہار خیال کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ بلکہ یورپ کے ہی ایک معروف و ممتاز فرزند پروفیسر فلپ کے ہٹی کی شہرۂ آفاق تاریخی تحقیق "ہسٹری آف دی عربز" کے صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۵ کے ترجمہ پر ہی اکتفا کرتا ہوں جس میں اس نے عربوں کی سائنٹفک تحقیقات و ایجادات کا اعتراف کیا ہے۔

اسی طرح عربوں اور دیگر شاہان اسلام نے ہندوستانی تہذیب کو جو حسن و نکھار عطا کیا ہے اس کا کسی قدر ذکر ڈاکٹر تارا چند نے کتاب "ثقافتِ اسلامیہ کا اثر ہندوستان میں" میں کیا ہے۔ نیز اس موضوع پر کئی اور مستند کتب اشاعت پذیر ہوئی ہیں۔ احباب کو اپنے اسلاف کے کارناموں کا ان کتب میں مطالعہ کر کے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنا چاہیئے تاکہ آیندہ نسلیں فخر سے ان کی صفاتِ حسنہ کی تقلید و خوشہ چینی کر سکیں۔

پروفیسر فلپ کے ہٹی اپنی کتاب ہسٹری آف دی عربز میں اس طرح رقمطراز ہے:-

"عربوں نے علوم ایرانی و یونانی کو حسنِ امتزاج ہی نہیں بخشا بلکہ ان کی اپنے مخصوص افکار و ضروریات کے مطابق تشکیل کی۔ ان کی تحقیق و تجدید علم طب و فلسفہ کی بہ نسبت علم کیمیا، علم ہیئت، علم ہندسہ اور علم جغرافیہ میں منفرد بھی ہے اور ممتاز بھی۔ انہوں نے قانون، علم معرفت اور علم ... میں انوکھے انداز سے تحقیق و تجسس کر کے ان کو مزید وسعت عطا کی۔ ان تراجم کی تبدیلی ماہیت عربوں کے سینکڑوں سال کی ذہنی کاوش کا نتیجہ تھی۔ اور پھر یہ تقلیب ماہیت مختلف اختراع و ایجاد کے ساتھ شام، اسپین اور سسلی کے ذریعہ یورپ پہنچی جہاں اس نے یورپ کے عہد وسطی کے ان علوم کی بنیاد رکھی جو اس دور کے افکار و خیالات پر حاوی رہا ہے۔ یہ ترسیل ندرت و جدت کے لحاظ سے ہی اہم نہیں بلکہ تاریخ تہذیب و تمدن کے نقطۂ نظر سے بھی اہم ہے۔ کیونکہ اگر ارسطو، جالینوس اور بطلیموس کی تحقیقات مستقبل کی نسلوں کے لئے فنا ہو جاتیں تو دنیا ایسی ہی کم مایہ ہوتی جیسی ان تحقیقات سے پیشتر تھی۔"

"ان تراجم اور تحقیقی تصانیف کے درمیان کبھی کوئی واضح حد بندی قائم نہیں ہوئی۔ اکثر مترجم فی ذاتہ موجد بھی تھے۔ یوحنا ابن ماسویہ اور حنین ابن اسحاق کو یہی حیثیت حاصل تھی۔ اوّل الذکر ایک عیسائی طبیب تھا جو جبریل ابن بختیشوع کا شاگرد رشید تھا۔ یہ شخص انسان کی تشریح و تنقید کے موضوع کو اختیار کرنے میں قاصر رہا۔ کیونکہ اصطلاحات ہیں، اس موضوع کی ہمت افزائی نہیں کی گئی تھی۔ اس لئے اس نے ایک تحفہ کی تقیید پر ہی اکتفا کی جو ۸۳۶ء میں المعتصم کو پیش کیا گیا تھا۔ ان حالات کے زیر اثر آنکھ کی تشریحی ساخت کے علاوہ علم تشریح نے بہت کم ترقی حاصل کی۔ عراق اور دوسرے مسلم ممالک منطقہ حارہ میں واقع ہونے کے باعث آنکھ کے امراض کے عام طور پر شکار ہیں جس کی وجہ سے اس موضوع پر ابتداً ہی توجہ منعطف کی گئی تھی۔ علم العین کے موضوع پر ابن ماسویہ کے باقاعدہ جرائد عربی زبان میں موجود ہیں اس کی ایک کتاب بعنوان "العشر مقالات فی العین" بھی ہے جو اس نے اپنے شاگرد ابن اسحاق کے نام سے معنون کی ہے۔ یہ اس موضوع پر سب سے قدیم تصنیف کی جاتی ہے۔ حال ہی میں اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔"

"عربوں میں علم الشفاء سے میلان ایک حدیث نبوی سے بھی ظاہر ہے جو علم کو دو اقسام پر منقسم کرتی ہے یعنی علم دین۔ اور علم اجسام۔ (العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان) ایک طبیب بیک وقت ماہر مابعد الطبیعیات، فلسفی اور صوفی بھی ہوتا تھا اور حکیم کا لفظ ان جملہ خصوصیات پر یکساں طور پر چسپاں تھا۔ خلیفہ ہارون الرشید اور برمکیوں کے شاہی حکیم جبریل ابن بختیشوع نسطوری کی شخصیت اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ یہ پیشہ انتہائی منفعت بخش تھا۔ اس شخص نے اس پیشہ سے آٹھ کروڑ اٹھاسی لاکھ درہم کی کثیر رقم جمع کی۔ روایت ہے کہ اس کو خلیفہ ہارون الرشید کی سال میں دو مرتبہ فصد کھولنے کا معاوضہ ایک لاکھ درہم دیا جاتا تھا۔ اور اسی قدر رقم مسہل کی ایک ششماہی خوراک دینے پر عطا کی جاتی تھی۔ جبریل ابن بختیشوع کے خاندان نے مسلسل چھ سات پشت تک ممتاز طبیبوں کو جنم دیا جن میں کا آخری فرد گیارھویں صدی عیسوی کے اواخر تک بقید حیات تھا۔"

"اس دور میں عربوں نے بہت سی شفا بخش ادویات میں بیش بہا اضافے کئے اور یہ عربوں کی ہی ذات تھی جنہوں نے دواسازی کا سب سے پہلا ادارہ قائم کیا۔ اور ابتدائی طبی درسگاہ کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے ہی سب سے پہلی قرابادین کی تدوین بھی کی۔ اس دور میں اصول دواسازی پر کئی جرائد تصنیف کئے گئے جن کی ابتداء جابر ابن حیان کے شہرۂ آفاق رسائل سے ہوتی ہے جو عربی علم کیمیا کا بانی مبانی تھا۔ خلیفہ المامون اور المعتصم کے عہد حکومت میں عطاروں کو کئی قسم کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنا پڑتی تھی۔ ان عطاروں اور دواسازوں کی مانند طبیبوں سے بھی امتحان میں شریک ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔ ۹۳۱ء میں ایک غلط تشخیص و علاج کے پیش نظر خلیفہ المقتدر نے سنان ابن ثابت ابن قرہ کو حکم دیا کہ وہ تمام اطباء کے امتحان لے۔ اور انہی کو اسناد عطا کی جائیں جو اس امتحان میں کامیاب ہوں۔ تقریباً آٹھ سو ساٹھ (علاوہ اسپیشلسٹ ... امتحان میں شریک ہو کر کامیاب ہوئے اور اس طرح دارالخلافہ کو عطائی اور ناپختہ کار طبیبوں سے نجات ملی۔ خلیفہ المقتدر کے ذی فہم و صالح وزیر کے احکام پر علی ابن عیسےٰ سنان نے طبیبوں کی ایک جماعت کی تنظیم کی جو ادویات کے ہمراہ مختلف مقامات کا دورہ کر کے مریضوں کا علاج معالجہ کیا کرتی تھی۔ دوسرے اطباء جیل خانوں کا معائنہ کرنے پر مامور کئے گئے تھے۔"

"یہ حقائق صحتِ عامہ سے متعلق اس دلچسپی کی نشاندہی کرتے ہیں جو اس وقت بیرونی دنیا میں مفقود تھی۔ سنان کی تمام تر شہرت اس جد و جہد کی مرہون منت ہے جو اس نے طبی پیشہ کے معیار کو بلند کرنے اور بغداد کے شفا خانہ کے اعلیٰ نظم و نسق میں دکھائی۔ یہ اسلامی دنیا کا سب سے پہلا شفا خانہ خلیفہ ہارون الرشید نے نویں صدی عیسوی کے آغاز میں ایران کے نمونہ پر قائم کیا۔ جیسا کہ "بیمارستان" کے نام سے ظاہر ہے اس کے کچھ عرصہ بعد اور بہت سے شفا خانے اسلامی دنیا میں قائم ہوئے جن کی تعداد کم و بیش چونتیس ۳۴ تھی قاہرہ کا سب سے پہلا شفا خانہ ۸۷۲ء میں ابن طولون کے عہد میں قائم ہوا۔ اور یہ ادارہ پندرھویں صدی تک سرگرم عمل رہا۔ اسلامی شفا خانوں میں عورتوں کے لئے مخصوص وارڈز تھے جن کا علیحدہ دواخانہ ہوتا تھا۔ کچھ شفا خانے طبی کتب سے بھی آراستہ کئے جاتے تھے جو طبی نصاب بھی بہم پہنچاتے تھے۔"

"علی الطبری، الرازی، علی ابن العباس المجوسی اور ابن سینا وہ ممتاز و مخصوص طبی مصنفین ہیں جو سرجین کے دور کے اختتام پر منصۂ شہود پر آئے۔ یہ نسلاً ایرانی تھے لیکن ان کی زبان عربی تھی۔ ان میں سے الرازی اور ابن سینا کی تصویریں آج بھی پیرس یونیورسٹی کی طبی درسگاہ کے ہال کی زینت ہیں۔"

ولادتیں اور درخواست دعا

پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ نے محض اپنے فضل سے خاکسارہ کے بڑے بھائی چوہدری رحمت اللہ صاحب کمیشن ایجنٹ احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور کو پوتا اور میری چھوٹی بہن عزیزہ حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب گوریا ساکن گنج مغلپورہ لاہور کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نہایت مؤدبانہ گذارش ہے کہ ہر دو نومولودین کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک۔ صالح اور دین کے خدمتگذار بنائے اور عمر دراز کرے۔ آمین۔

خاکسارہ
اہلیہ مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری
از قادیان

اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت

مرسلہ نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان

زکوٰۃ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ مسئلہ زکوٰۃ کی اہمیت کما حقہٗ محسوس نہیں کی جاتی اور اس وجہ سے اس کی ادائیگی کا بھی پوری طرح سے خیال نہیں رکھا جاتا حالانکہ زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے تیسرا رکن ہے۔ اور جس طرح دیگر ارکان میں سے کسی ایک کا تارک مجرم اور گنہگار ہے اسی طرح ایسا شخص جس پر زکوٰۃ واجب ہے مگر وہ ادا نہیں کرتا خدا کے نزدیک سخت مجرم اور گنہگار ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بنی الاسلام علیٰ خمسٍ شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (بخاری کتاب الایمان) یعنی اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اوّل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار دوم نماز سوم زکوٰۃ چہارم بیت اللہ کا حج، پنجم ماہِ رمضان کے روزے۔ اسلام جہاں حقوق اللہ یعنی خدا تعالےٰ کی عبادت کو ہماری روحانی ترقی کے لئے ضروری قرار دیتا ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی پر بھی زور دیتا ہے اور زکوٰۃ حقوق اللہ میں شامل ہونے کے علاوہ حقوق العباد کا ایک نہایت اہم جزو ہے۔ پس اس کی اہمیت کو نظر انداز کرنا عنداللہ بہت بڑا جرم ہے۔

زکوٰۃ سے مال بڑھتا اور پاک ہوتا ہے

زکوٰۃ کے معنے بڑھنے اور پاکیزگی کے ہیں اور زکوٰۃ کو زکوٰۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے مال بڑھتا اور پاک ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون۔ (سورہ روم ع ۴) یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے زکوٰۃ دیتے ہیں وہ اپنے اموال کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم (مشکوٰۃ) یعنی اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ صرف اس لئے فرض کی ہے کہ تمہارے ان اموال کو جن سے تم زکوٰۃ ادا کرتے ہو پاکیزہ کرے۔

زکوٰۃ سے تزکیہ نفس ہوتا ہے

زکوٰۃ کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا (توبہ ع ۱۳) یعنی اے رسول تو مومنوں سے ان کے اموال کی زکوٰۃ لے کہ اس سے ان کے نفوس کی تطہیر اور تزکیہ کر۔

دراصل جب ایک انسان دیگر بنی نوع انسان کے لئے جذبۂ ہمدردی کے ماتحت اپنے عزیز مال کا ایک حصہ دیتا ہے تو اس سے اسے پاکیزہ و حلال وطیب مال کے حصول کی طرف توجہ ہوتی ہے کیونکہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس کے علاوہ انسان بخیل جیسی ناپاکی سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ پس زکوٰۃ جہاں مال کی ترقی اور اس کے پاک کرنے کا موجب ہے وہاں زکوٰۃ دینے والے کے نفس کی پاکیزگی کا باعث بھی ہے۔

زکوٰۃ نہ ادا کرنے میں دنیوی واخروی نقصان

جس بانصاب مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے اس میں خیر وبرکت نہیں رہتی اور صاحب مال کے لئے دنیا وآخرت میں عذاب کا موجب بن جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخورا۔ الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما اٰتٰھم اللہ من فضلہ واعتدنا للکٰفرین عذاباً مھیناً (نساء ع ۵) یعنی اللہ تعالےٰ تکبر کرنے والے اور اترانے والے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے انہیں جو مال دیا ہوتا ہے اسے دوسروں سے چھپا کر رکھتے ہیں (ایسے لوگ درحقیقت کفرانِ نعمت کرتے ہیں) اور ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

پھر سورۃ آل عمران ع ۱۹ میں فرمایا ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ۔ یعنی جو لوگ خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے اس مال سے جو محض فضل کے طور پر انہیں دیا گیا ہے، دینے میں بخل کرتے ہیں وہ اپنے حق میں اس کو بہتری کا موجب نہ سمجھیں۔ وہ ان کے لئے خیر کا موجب نہیں بلکہ شر کا موجب ہے۔ جس مال کے دینے میں انہوں نے بخل کیا ہوگا اسے طوق کی صورت میں قیامت کے روز ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دیتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنا ان کے لئے خیر اور بہتری کا موجب ہوگا وہ اس خیال میں سخت غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان کا مال دنیا میں بھی ان کے لئے مصیبت اور دکھ کا موجب ہوتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب کا باعث ہوگا۔

پھر سورۃ توبہ ع ۵ میں فرماتا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھٰذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ یعنی جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور ان کو اللہ تعالےٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں بتا دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یاد کرو اس دن کو جب اس مال کو گرم کرکے اس سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ دیا جائیگا اور انہیں کہا جائے گا کہ یہی وہ مال ہے جسے تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اب اس کا مزہ چکھو۔ اسی طرح نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو اور ادا نہ کی جائے اور زکوٰۃ کا حصہ اس میں ملا رہے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ وبرباد کر دے گا۔

پس جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے ان کے مال کم ہو جائیں گے یا یہ کہ نہ ادا کرنے سے ان کے مال بڑھ جائیں گے انہیں خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ محض نفس کا دھوکا ہے اور شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے الشیطٰن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم (بقرہ ع ۳۷) یعنی فقر کے خوف سے زکوٰۃ دینے سے رکنا شیطانی خیال اور انتہائی بخل ہے اور زکوٰۃ دینا اللہ کی مغفرت اور فضل کا موجب ہے۔ اس آیہ کریمہ میں زکوٰۃ نہ دینے کا نام فحشاء یعنی بڑا گناہ رکھا گیا ہے

زکوٰۃ تمدنی مشکلات کا حل ہے

بعض لوگ زکوٰۃ کو بھی چٹی خیال کرتے ہیں حالانکہ یہ تمدنی مشکلات کا حل ہے جو خود خدا تعالےٰ نے ہماری بہتری کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ زکوٰۃ سوسائٹی کے اس طبقے کی طرف سے جسے اللہ تعالےٰ نے امیر اور صاحب ثروت بنایا ہے اپنے ان بھائیوں کی جو غریب اور محتاج ہیں امداد ہے

رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تؤخذ من اغنیاءھم وترد الی فقراءھم (ترمذی ابواب الزکوٰۃ) یعنی زکوٰۃ امراء سے لے کر غرباء کو دی جاتی ہیں پس یہ کس قدر ناشکری کا مقام ہوگا اگر ہم اس حق سے اپنے بیکس اور محتاج بھائیوں کو محروم رکھیں۔

زکوٰۃ کی تاکید از حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"زکوٰۃ کیا ہے؟ تؤخذ من الامراء وترد الی الفقراء۔ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلےٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جاتے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۱۶۸)

زکوٰۃ امامِ وقت کے حکم سے تقسیم ہونی چاہیئے

بعض احباب اپنے طور پر زکوٰۃ کا روپیہ غرباء میں تقسیم کر دیتے ہیں لیکن یہ طریق درست نہیں۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت ہے اور حضور علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے ایک قومی بیت المال قائم کیا ہوا ہے پس کسی احمدی کو یہ حق نہیں کہ وہ بطور خود زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم کرے۔ بلکہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ امام وقت کے ذریعہ تقسیم ہو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"عزیزو یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا موقعہ ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اس جگہ (قادیان میں) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔"

(کشتی نوح ص ۶۵)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد بن میرے چچا جان محترم محمد فرقان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگال بیمار ہیں۔ اور مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام ان کی جلد پریشانیوں سے دور ہو جانے کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ میرا برادر خورد محمد انوار الحق ایم۔ اے میں تعلیم پا رہا ہے اور لڑکا نیر الحق کا سالانہ امتحان عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب جماعت وبزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد شمس الحق از بنگال اڈیشہ

۳۔ میرا چھوٹا لڑکا عزیز منور احمد کئی روز سے بیمار ہے تا حال افاقہ نہیں ہوا سخت بیمار ہے بخار اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بزرگان جماعت ودرویشان قادیان ودیگر احباب سے عاجزانہ التماس ہے کہ میرے لڑکے کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار

لطیف الرحمان احمدی (از چودہ کلاٹ اڈیشہ)

حضرت مسیح علیہ السلام کا کفن اور جدید سائنسی تحقیق!

(بقیہ صفحہ اوّل)

یادگار کے اور زیادہ گہرے معائنہ و مشاہدہ کی راہ ہموار ہوگی اور اس معمہ کو حل کرنے میں مدد ملے گی جس پر ماہرین صدیوں بحث کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ ماضی میں اس معمہ کو حل کرنے میں بہت سے سائنسی طریق بروئے کار لائے گئے ہیں۔ پھر بھی بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اگر فوٹوگرافی کے تازہ ترین اور انتہائی ترقی یافتہ طریقوں سے استفادہ کیا جائے تو دنیا کو بالآخر اس سوال کا حتمی اور یقینی جواب مل سکتا ہے جو وہ عرصہ دراز سے پوچھتی چلی آرہی ہے۔

لیکن جہاں تک تحقیق و تفتیش کا کوئی جدید طریقہ اختیار کرنے کے متعلق فیصلہ کرنے کا سوال ہے۔ اس بارہ میں چرچ ایک عجیب مخمصہ میں پھنسا ہوا ہے۔ وہ مخمصہ یہ ہے کہ ان چند مواقع پر جبکہ اس مقدس یادگار کو نمائش کے لئے منظر عام پر لایا گیا ہے لاکھوں لاکھ نے ہزاروں میل کا سفر کر کے ٹیورن پہنچتے رہے ہیں۔ اور بہت سے معجزات بھی اس کے ساتھ وابستہ چلے آرہے ہیں۔ مثلاً یہ کہ جب لنگڑوں لولوں اور اپاہجوں کو یہ تاریخی کپڑا چھونے کی اجازت دی گئی تو وہ چنگے ہو گئے۔ اگر اس کپڑے کے مزید معائنہ اور تحقیق کی اجازت دی جائے (تو کفن کے اصلی یا مصنوعی ہونے کی دونوں صورتوں میں۔ ناقل) بہت سے عیسائیوں کے ایمان و اعتقاد کو شدید صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ جہاں تک اس نظریہ کا تعلق ہے کہ یہی وہ اصل کفن ہے جس میں مسیح کا جسم لپیٹا گیا تھا اس کے اصل حامی اور مؤیّد سائنسدان اور لاادری قسم کے لوگ ہیں۔ حالانکہ مذہبی حلقوں میں ان کے شکوک و شبہات ضرب المثل کا درجہ رکھتے ہیں۔ ہر مکتب فکر اور طبقۂ خیال کے اہل علم اور فضلاء نے اس کے اصلی ہونے پر اپنے یقین کا اظہار کیا ہے۔ اور اس بارہ میں آج تک کسی قسم کے سائنسی اعتراضات نہیں کئے گئے ہیں۔

گوچہ اہل علم لوگوں میں سے بہت تھوڑے ہیں جنہوں نے کفن کے اصلی ہونے پر اعتراض کیا ہے۔ مگر بھی تفصیلی تجزیوں، معائنوں اور مباحثوں کے باوجود کفن دنیا ئے عیسائیت کے لئے ایک معمہ اور چیلنج بنا ہوا ہے۔ گروپ کیپٹن لیونارڈ چیشائر وی۔سی (Leonard Cheshire V.C) نے اس بارہ میں بہت محنت اور تحقیق سے کام لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سارے معاملہ کا ایک حصہ ایسا ہے جس کی وجوہات پر سائنس بھی روشنی نہیں ڈال سکتی۔ اور وہ یہ ہے کہ کفن پر جو عکس نظر آتا ہے وہ اپنے ہر ناظر کی نگاہوں کے سامنے گھومنے والے خوبصورت چہرے کے باعث بہت دلکشی لئے ہوئے ہے۔ یہ چہرہ قدرت و جلال کے عجیب آثار کی وجہ سے ہمیں مرعوب کئے بغیر نہیں رہتا . . . . . یہ ایک ایسے انسان کا چہرہ ہے جو اگرچہ مردہ ہے۔ لیکن پھر بھی کسی نہ کسی سبب سے مردہ نہیں ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود موت اس کے تابع فرمان ہے۔

سولہویں صدی عیسوی کے ایک جرمن مصور البرشٹ ڈیورر (Albrecht Durer) نے جب کفن کا معائنہ کر کے اس پر ایک بگڑے ہوئے جسم کے نشانات دیکھے۔ اور اس کا چربہ اتارا تو اس انتہائی غیر معمولی کپڑے کے متعلق مطالعہ و تنقید کا ایک طویل سلسلہ چل نکلا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت کے بعد سے اب تک جو متعدد تحقیقات ہوئی ہیں وہ خود اپنی ذات میں ایک جداگانہ سائنسی علم کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں جسے سنڈونولوجی (Sindonology) کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کفنوں کے مطالعہ و مشاہدہ کا علم۔

اب تک اس بارہ میں جو انکشافات ہوئے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ ڈرامائی انکشاف وہ ہے۔ جو ایک اطالوی فوٹوگرافر سیکنڈا پیا (Seconda Pia) نے کیا۔ ۱۸۹۸ء میں اس نے پہلی مرتبہ کفن کا فوٹو اتارا۔ یہ اطالوی پروفیسر ہی تھا جس نے پہلی بار یہ معلوم کیا کہ کپڑے پر جو انسانی جسم کا نقش ہے۔ وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفی عکس (Negative impression) ہے اور انیس سو سال میں پہلی بار اس انکشاف کے نتیجہ میں پتہ چلا کہ اس عکس میں تو ایک بہت خوبصورت چہرے کے نقوش موجود ہیں۔ اور ایسے زخموں کے نشان بھی ہیں۔ جو واقعہ صلیب سے پوری پوری مطابقت رکھتے ہیں۔ یہ وہ انکشاف تھا کہ جس نے مذہبی اور سائنسی حلقوں میں ایک ہلچل مچا دی۔ کیونکہ بہت سے لوگ اس وقت تک اسے ایک مصنوعی اور فرضی کفن خیال کرتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ ازمنہ وسطیٰ میں کسی آرٹسٹ نے اس پر یہ عکس نقش کیا تھا۔ لیکن اس نئے انکشاف کے بعد اس گمان میں قطعاً کوئی معقولیت باقی نہ رہی۔ کیونکہ یہ حقیقت اجاگر ہو کر سامنے آگئی کہ ازمنہ وسطیٰ کے مصور منفی عکس کے بارہ میں کچھ نہیں جانتے تھے اور وہ ہرگز یہ اہلیت نہیں رکھتے تھے کہ تصویری زبان میں واقعہ صلیب کی ایسی حیران کن شہادت پیش کر سکیں۔ جو بجز کیمرے کے اور کسی ذریعہ سے ممکن نہیں ہو سکتی۔ اس نظریہ کی اس امر سے بھی تائید ہوتی تھی کہ کپڑے پر جسم کے سامنے کے حصے اور پشت کے حصے کے ایسے نشانات پائے گئے جو تصویری زبان میں ایک مصلوب یافتہ جسم کو پیش کرنے کے لحاظ سے علم الابدان کی رو سے بالکل بے خطا تھے۔

اس کے بعد ۱۹۰۲ء میں فرانسیسی اکیڈمی کے ایک اجلاس میں علم حیاتیات کے ایک نامور ماہر وائیو لیس ڈیلاج (Yves Delage) نے ان وجوہات پر روشنی ڈالی جن کے تحت وہ اطالوی فوٹوگرافر پیا کی اتاری ہوئی تصاویر کا اٹھارہ ماہ تک بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ کفن درحقیقت اصلی ہے اس نے بتایا کہ کیمرے کی مدد سے جس منفی عکس کا انکشاف ہوا ہے اس میں مسیح کی صلیبی تکلیف اور (فرضی) "موت" کی جزئی تفصیل کا پورا پورا اور صحیح ریکارڈ موجود ہے۔ چہرے پر جو طمانچے مارے گئے تھے ان کے اثرات بھی اس میں نمایاں ہیں۔ چنانچہ ناک زخمی ہے، دایاں رخسار متورم ہے اور دائیں آنکھ کا پپوٹا کسی قدر سکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں پیشانی پر بھی کچھ نشانات ہیں۔ اور سر کے پچھلے حصہ میں بھی کچھ سوراخ دکھائی دیتے ہیں اور یہ کانٹوں کے تاج کے نشانات ہی ہو سکتے ہیں۔ دائیں کندھے پر ایک کھلے ہوئے زخم کا نشان ہے۔ جو بدھیوں کے اور کئی نشانات کے اوپر بنا ہوا ہے۔ اس طرح بائیں کندھے کی پشت پر بعض چھوٹے چھوٹے زخم ہیں۔ جو صلیب اٹھانے کی وجہ سے لگے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ہاتھوں اور پیروں پر صاف ایسے زخم نظر آتے ہیں۔ جو ان میں میخیں ٹھونکنے کی وجہ سے پڑے ہیں۔ نیز سارے جسم پر بدھیوں کے نشان بھی نمایاں ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دائیں پہلو میں پانچویں اور چھٹی پسلی کے درمیان ایک بڑا سا کھلا ہوا زخم بھی ہے۔ جو رومی سپاہی کے اس نیزہ کی وجہ سے لگا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جو اس نے مسیح کے پہلو میں اس وقت مارا تھا جب وہ صلیب پر لٹکے ہوئے تھے ڈیلاج نے بتایا کہ ازمنہ وسطیٰ کا کوئی مصور واقعہ صلیب کی اتنی تفصیل شہادت منفی عکس میں پیش نہیں کر سکتا تھا۔

اس نظریہ کی تائید کرنے والوں میں پیرس کی سار بون (Sarbone) یونیورسٹی کے ایک لیکچرار پال ویگنن (Paul Vignon) بھی تھے انہوں نے اکیڈمی کو بتایا کہ ان کے نزدیک منفی عکس کو معرض وجود میں لانے کا باعث مسیح کے جسم سے نکلنے والا پسینہ اور اس پر لگی ہوئی ادویہ کا کیمیاوی رد عمل تھا۔ پسینے اور ادویہ کے کیمیاوی رد عمل کی وجہ سے ایک خاص قسم کے بخارات پیدا ہوئے جن کے زیر اثر کپڑے پر منفی عکس اتر آیا۔ ایسا عکس جسے صرف زمانہ موجودہ کا کیمرہ ہی اتار سکتا تھا۔ بحوالی تائید و حمایت کے باوجود ڈیلاج کے نظریہ کو درست تسلیم نہیں کیا گیا۔ تاوقتیکہ کمانڈر انرک (Commander Enric) نے ۱۹۳۱ء میں نامی گرامی فوٹوگرافروں کی ایک جماعت کی کڑی نگرانی میں بہت ترقی یافتہ ساز و سامان کی مدد سے کفن کا از سر نو فوٹو اتارا۔ اس کے بعد سے کفن کا معمہ دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔

ڈیلاج کے نظریہ کی آرٹسٹوں اور بت تراشوں سب نے ہی یکساں تائید کی ہے۔ ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے ہاتھ سے یکسر چپٹی سطح پر ایسا مانع، صاف اور تفصیلی عکس نہیں اتار سکتا تھا . . . ڈاکٹر ولف نے بھی اس امر کی تصدیق کی ہے کہ ہاتھوں کی پوزیشن ایسی ہے کہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایسے جسم کے ہاتھ ہیں۔ جس کو صلیب پر لٹکایا گیا ہو۔ ہاتھوں کے دونوں انگوٹھے اندر کی طرف مڑے ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسا قدرتی عمل ہے جس کا کلائیوں میں میخیں ٹھونکنے کی وجہ سے ظاہر ہونا لازمی تھا۔ اور بھی بہت سی ایسی ٹیکنیکل شہادتیں ہیں جن سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ٹیورن کے مقدس کفن میں یقیناً ایک ایسا جسم لپیٹا گیا تھا جسے صلیب دی گئی تھی۔

(سنڈے ٹائمز آف سیلون ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۷)

رالف ملٹن نے اپنے مندرجہ بالا مضمون میں متعدد سائنسدانوں کی تحقیق کا خلاصہ پیش کیا ہے . . . . . جس میں پال ویگنان کا یہ اعتراف بھی شامل ہے کہ جسم [illegible]

نیشنل ڈیفنس فنڈ میں ہندوستانی احمدیوں کا حصّہ

اس سے پہلے ہندوستان کے بعض احمدی احباب نے جو نیشنل ڈیفنس فنڈ میں حصہ لیا ہے اس کی فہرست نمبر ۱ مورخہ ۲۶/۱۱/۶۲ اور فہرست نمبر ۲ و نمبر ۳ مورخہ ۱۳/۱۲/۶۲ کو اخبار بدر میں شائع کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد اس تعلق میں جو اطلاعات مرکز میں موصول ہوئی ہیں ان کی فہرست ذیل میں شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی روایات کے مطابق اس قومی ضرورت میں افسران حکومت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون فرماویں۔ مالی امداد کے علاوہ جو دوست خون کا عطیہ دے سکیں وہ خون کا عطیہ دیں اور جو فوجی بھرتی کے قابل ہوں وہ قومی خدمات کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۱۔ جماعت احمدیہ قادیان منجانب مرکزی انجمن احمدیہ ۔۔۔ ۵ (ڈیفنس بانڈز)

۲۔ جماعت احمدیہ ورین۔ صوبہ بہار

محترم سید وزارت حسین صاحب	۱۰۰	۲۱۵ روپے
صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ؍؍	۴۰	
سید شمس الدین احمد صاحب	۷۵	

۳۔ جماعت احمدیہ کیرنگ

چندہ منجانب افراد جماعت — ۱۹۹ روپے ۱۴ پیسے۔ فوجی بھرتی ۲۸ افراد

۴۔ جماعت احمدیہ جے پور

مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب — ۱۵۲ روپے

۵۔ اورنگ آباد۔ بہار

شہاب احمد صاحب — ۱۲ روپے

۶۔ جماعت احمدیہ مل پور کھیڑہ

محمد جمیل صاحب	۳	۱۵ روپے
محمد ظہیر الدین صاحب	۳	
محمد اسلم صاحب	۵	
سید احمد علی صاحب	۴	

۷۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ

حاجی محمد عبد القیوم صاحب — ۵۰ روپے

۸۔ جماعت احمدیہ پونچھ

بابو محمد صدیق صاحب فانی — علاوہ نصف تنخواہ کے مو مبر۔ ۱۱ روپے نقد ادا کئے۔

اہلیہ ؍؍ ؍؍ — نصف تنخواہ

۹۔ جماعت احمدیہ اڑیسہ بذریعہ سید فضل عمر صاحب مبلغ

کنڈاپلی	۱۱۰	۲۳۱ روپے
پینگال	۱۰۰	
کوٹ پلہ	۱۱	

۱۰۔ جماعتہائے احمدیہ کشمیر آسنور، کوریل وغیرہ

بذریعہ سعید احمد صاحب ڈار، جنرل سیکرٹری — ۱۶۱ روپے

۱۱۔ جماعت احمدیہ سندبراڑی کشمیر

بذریعہ مظفر خان صاحب — ۱۶ روپے

۱۲۔ جماعت احمدیہ لسنہ

محترم سید جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لسنہ — ۲۱۷ روپے

۱۳۔ جماعت احمدیہ مانڈی حق کشمیر بذریعہ عبد الحق صاحب سیکرٹری مال — ۱۲۴ — ۷۵ ؍؍

۱۴۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ بذریعہ مکرم مولوی ابو الوفا صاحب مبلغ سلسلہ — ۲۵۱ روپے

۱۵۔ جماعت احمدیہ لالچھن کشمیر

بذریعہ محمد یوسف صاحب صدر جماعت	۲۵	۳۰ روپے
ہیڈ ماسٹر	۵	

۱۶۔ جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر

بذریعہ مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ — ۱۰۰ روپے

۱۷۔ جماعت احمدیہ جمشید پور

ان ملازمین مندرجہ ذیل رقوم ان ملازمین کی تنخواہ سے ہر ماہ ڈیفنس فنڈ میں ادا کی جاتی ہیں بتفصیل درج ذیل ہے:۔

الف۔ **ملازمین ٹاٹا کمپنی**

سید محمد سلیمان صاحب	۸۷ — ۴ روپے	۴۲ — ۵۹ روپے ہر ماہ کیلئے
؍؍ ہمام الدین صاحب	۲۳ — ۷ ؍؍	
؍؍ حمید الدین صاحب	۸۳ — ۷ ؍؍	
؍؍ ظہیر الحق صاحب	۶۶ — ۵ ؍؍	
؍؍ بشیر الحق صاحب	۰۰ — ۳ ؍؍	
عبد المجید صاحب	۸۳ — ۷ ؍؍	
عبد القیوم صاحب	۲۳ — ۷ ؍؍	
عبد الغنی صاحب	۰۴ — ۵ ؍؍	
سید احتشام الدین صاحب	۴۲ — ۷ ؍؍	

ب۔ **ملازمین ٹیلکو کمپنی (جمشید پور)**

ناصر احمد صاحب	۰۰ — ۳ روپے	۰۰ — ۲۳ روپے
محمود احمد صاحب	۰۰ — ۲ ؍؍	
محمد غنی صاحب	۰۰ — ۷ ؍؍	
مقبول احمد صاحب	۰۰ — ۱ ؍؍	
برکتی صاحب	۰۰ — ۱ ؍؍	
شیخ رسول صاحب	۰۰ — ۲ ؍؍	
مسعود احمد صاحب	۰۰ — ۳ ؍؍	
محمد عقیل صاحب	۰۰ — ۱ ؍؍	
محی الدین صاحب	۰۰ — ۳ ؍؍	

ج۔ ملازمین ٹسکو کمپنی (جمشید پور) — عبد الغنی صاحب — ۰۰ — ۳ روپے

د۔ سٹیشن جماعت احمدیہ جمشید پور

محمد رضوان صاحب	۰۰ — ۲	۵ روپے
خورشید احمد صاحب		

میزان کل فہرست ہذا — ۲۰ — ۵۶۸۲ روپے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

(بقیہ صفحہ ۱۰)

نکلنے والے پسینے اور جسم پر ملے ہوئے مسالوں اور ادویہ کے کیمیاوی ردعمل کی وجہ سے یہ عکس بنا کہ کپڑے پر ہو بہو منفی عکس اتر آیا۔ یہ صاف اس امر کی دلیل ہے کہ مسیح علیہ السلام کو جب صلیب پر سے اتارا گیا تھا تو وہ زندہ تھے ورنہ مردہ ہونے کی حالت میں ان کے جسم سے پسینہ نکل ہی نہیں سکتا تھا۔ تاہم رالف نے نفس نے سائنس کا مکمل تحقیق پیش نہیں کی انہوں نے بعض ایسی تفصیلات چھوڑ دی ہیں جن سے اس وقت مسیح علیہ السلام کا زندہ ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہم سکنڈے نیویا کے اخبار (Stockholm Tidingen) مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۷ء کے حوالے سے سائنسدانوں کی تحقیق کا ایک اہم حصہ یہاں درج کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ

"کفن پر موجود منفی عکس کی تصویر یہ بھی بتاتی ہے کہ مکمل طور پر جسم کو کلائی کے مضبوط جوڑوں میں ٹھونکے گئے تھے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بھالے سے مسیح کا دل ہرگز نہیں چھیدا۔ بائبل کہتی ہے کہ مسیح نے جان دیدی مگر سائنسدان مصر ہیں کہ عمل کو ناپسند نہیں کیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک گھنٹے تک مسیح کے بے جان لٹکے رہنے سے خون خشک ہو کر ختم ہو جانا چاہیئے تھا اور اس صورت میں خون ہرگز کپڑے پر نہ آتا مگر کپڑے کا خون کو جذب کرنا بتاتا ہے کہ مسیح صلیب پر سے اتارے جانے کے وقت زندہ تھے۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۲۶۳)

الغرض مسیح علیہ السلام کے دو ہزار سال پرانے کفن کے متعلق جدید سائنسی تحقیق نے اس امر کا ایک حتمی ثبوت فراہم کر دیا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اور یہ کہ مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کا عقیدہ باطل اور بے بنیاد ہے۔ اس سے مروجہ عیسائیت کی بنیاد یکسر ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس ایک مسئلہ سے ہی عیسائیت کا ستون ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ جب صلیب پر مسیح کی موت ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔ تو الوہیت اور کفارہ کی عمارت تو بیخ و بنیاد سے گر پڑی۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۳۴)

خبریں

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ نائب وزیر دفاع مسٹر ڈی۔ آر چوان نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ ایم۔ آئی۔ جی ہوائی جہاز تیار کرنے کے لئے جگہیں منتخب کی گئی ہیں۔ جہاں اشرم نامک کے مقام پر ہوائی جہازوں کے ڈھانچے (ڈھانچے) تیار کئے جائیں گے۔ جبکہ اڑیسہ کے مقام کوراپٹ پر ان جہازوں کے انجن بنیں گے۔ وزیر دفاع مسٹر وائی۔ بی چوان نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا کہ ایم۔ آئی۔ جی ہوائی جہاز ڈیڑھ سال سے دو سال کے عرصہ میں تیار ہونے لگ جائیں گے۔ آپ نے مسٹر ہمتی سنگھ اکھی اور شری ہیم بروا کو بتایا کہ ایم۔ آئی۔ جی ہوائی جہازوں کی افادیت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ روس نے بھارت کو جو ایم۔ آئی۔ جی ہوائی جہاز مہیا کئے ہیں وہ جدید قسم کے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ایم۔ آئی۔ جی ہوائی جہاز تیار کرنے کے لئے ایک لمیٹڈ کمپنی بنائی جائے گی اور اسے تسلی بخش پایا گیا۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ آل انڈیا کانگرس کے جنرل سیکرٹری شری کے کے شاہ نے بتایا کہ کانگرس نے یو۔ پی کے امروہہ حلقہ کی پارلیمنٹ سیٹ کے چناؤ کے لئے مرکزی وزیر آبپاشی حافظ ابراہیم کو نامزد کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آج کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے۔ آج کاغذات نامزدگی کا آخری دن تھا۔ اس حلقہ میں ان کا مقابلہ آچاریہ کرپلانی کے ساتھ ہوگا۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ بھاری صنعتوں اور فولاد کے وزیر مسٹر سی سبرامنیم نے آج اپنے محکمہ کے مطالبات زیر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ تیسرے پلان میں فولاد کی پیداوار کے لئے ایک کروڑ ٹن کا جو نشانہ مقرر کیا گیا تھا وہ پروگرام کے مطابق پورا نہ ہو سکے گا۔ البتہ انہیں توقع ہے کہ چوتھے پلان کے پہلے سال میں پیداوار ۹۰ لاکھ ٹن تک پہنچ سکے گی۔ بوکارو کے فولاد کے کارخانے کے بارے میں آپ نے کہا کہ اس کارخانہ کو تیسرے پانسالہ پلان میں مکمل کیا جاتا ہے مگر اس میں کچھ تاخیر ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ تین بھاشاؤں کے فارمولا کو عملی جامہ پہنانے والی وزارت تعلیم کی کمیٹی کا اجلاس آج مرکزی وزیر تعلیم ڈاکٹر کے ایل سریمالی کی صدارت میں شروع ہو گیا۔ اس میں اس امر پر اتفاق رائے ہے کہ ہائر سیکنڈری امتحان پاس کرنے والے طلباء کو تین بھاشاؤں کا خاص علم ہونا چاہیئے۔ وہ بھاشائیں یہ ہیں۔
(۱) علاقائی بھاشا یا مادری زبان (۲) ہندی اور (۳) انگریزی یا کوئی اور یورپین بھاشا۔ جو صوبے ہیں ہندی ہی علاقائی بھاشا ہے وہاں ہندی اور انگریزی کے ساتھ بھارت کی کوئی

اور بھاشا پڑھائی جانی چاہیئے۔

قاہرہ ۱۵ اپریل۔ یونائیٹڈ عرب ری پبلک کے وزیر اعظم مسٹر علی صابری نے آج ایک بیان میں کہا کہ شام، عراق اور مصر کی فیڈریشن کے مجوزہ آئین کے اصولوں پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور یہ چند ماہ تک تیار ہو جائے گا۔ پھر تینوں ممالک کے لوگوں کی رائے لی جائے گی اور ان کی منظوری ملنے پر اسے نافذ کر دیا جائے گا۔ جب تک آئین تیار نہیں ہوتا تب تک ان تینوں کی ایک متحدہ فوجی کمان قائم کی جائے گی۔ اور ان تینوں علاقوں کے لئے مشترکہ خارجہ پالیسی وضع کی جائے گی۔ ایک اور اطلاع ہے کہ عراق کے صدر مارشل عارف نے یونائیٹڈ عرب ری پبلک کا دورہ کرنے کے متعلق صدر ناصر کی دعوت منظور کر لی۔ صدر ناصر نے انہیں تینوں ملکوں کی فیڈریشن کے قیام کی بات چیت کی کامیابی کی اطلاع دیتے ہوئے قاہرہ آنے کی دعوت دی تھی۔

پٹیالہ ۱۵ اپریل۔ پنجاب کے ہوم منسٹر پنڈت موہن لال نے یہاں بتایا کہ حکومت نے بنگالی حالات کی وجہ سے کسی سکول کا درجہ نہ بڑھانے اور کسی سکول کو نیشنلائز نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پنڈت موہن لال نے حکومت کے ان فیصلوں کا ذکر ضلع گورداسپور کے ٹیچروں کی ڈیفنس ریلی میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے حالیہ فیصلوں کے متعلق ٹیچروں کا ردعمل محکمہ منسٹری تک پہنچا دیں گے۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ سکولوں کے نتائج پرائیویٹ سکولوں سے گھٹیا نہ ہوں۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ دفاعی ضروریات پورا کرنے کے لئے ڈائریکٹوریٹ آف سپلائیز اور ڈسپوزلز کی از سر نو تنظیم کی جا رہی ہے۔ صنعت پرائیویٹ سیکٹر میں ہتھیاروں کے پرزوں کی تیاری سے نپٹنے کے لئے ایک الگ ڈویژن قائم کیا جا رہا ہے پتہ چلا ہے کہ وزارت دفاع نے فیصلہ کیا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں ہتھیاروں کے ہر قسم کے پرزے تیار کئے جائیں۔

قاہرہ ۱۲ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کے دستخطوں سے آج بیان پر فرمان جاری کیا گیا ہے۔ جس کے ماتحت ممالک کی افریقی مشترکہ منڈی بنانے کی تجویز کی منظوری دی گئی ہے۔ اور مشترکہ منڈی یورپین مشترکہ منڈی کے طریقہ کی ہوگی۔ اور اس میں متحدہ عرب جمہوریہ کے علاوہ الجزائر، مراکش، گھانا، گنی اور مالی شامل ہوں گے۔ بعد میں افریقہ کا کوئی اور ملک اگر مشترکہ منڈی میں شامل ہونا چاہے گا۔ تو وہ اس میں شامل ہو سکے گا۔

قاہرہ ۱۳ اپریل۔ آج قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا کہ یمن میں جنگ بند ہو گئی ہے ریڈیو کی اطلاع کے مطابق یمن کی جنگ ایک

سمجھوتہ کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ جو کہ اقوام متحدہ کے ساتھ متحدہ عرب جمہوریہ یمن اور سعودی عرب کی حکومتوں کا ہوا ہے۔ اس سمجھوتہ کے مطابق یمن کے معزول امام البدر سعودی عرب کے علاقہ کو خالی کر دیں گے۔ اور وہ ملک کے اندر جلا وطنی کی زندگی گذارنا شروع کر دیں گے۔ اس کے بدلے میں متحدہ عرب جمہوریہ اپنی فوجوں کو یمن کے علاقہ سے بتدریج واپس بلائے گا۔ اس سمجھوتہ کے لئے پچھلے کچھ عرصہ سے کوشش ہو رہی تھی اقوام متحدہ کے نمائندوں نے اس سلسلہ میں متحدہ عرب جمہوریہ یمن اور سعودی عرب کے دورے کئے تھے یمن کے سوال پر جنگ ایک وقت بہت خطرناک صورت اختیار کر چکی تھی۔ ان مبصروں کی رائے کے مطابق اس سمجھوتہ سے عرب اتحاد کو جس کی داغ بیل متحدہ عرب جمہوریہ شام اور عراق نے قاہرہ میں ڈالی ہے تقویت ملے گی اور سعودی عرب کے ساتھ متحدہ عرب جمہوریہ اور یمن کے تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔

پٹیالہ ۱۰ اپریل۔ صوبائی حکومت کے پنجابی شعبہ کی طرف سے ایک انسائیکلوپیڈیا تیار کیا جا رہا ہے۔ جو انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا کے نمونہ پر ہوگا۔ اس مقصد سے ایک لاکھ تیس ہزار روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ اس انسائیکلوپیڈیا کی پانچ جلدیں ہوں گی اور ہر ایک جلد ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ پہلی جلد جو پنجابی زبان کے پہلے حرف سے تعلق رکھتی ہے۔ تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ ہندوستان کی کسی بھی پرادیشک بھاشا میں جو انسائیکلوپیڈیا تیار کیا ہے۔ اس سے پنجابی انسائیکلوپیڈیا تیار کرنے میں کافی مدد ملی ہے۔ اس انسائیکلوپیڈیا میں پنجابی ثقافت اور تاریخ کے بارے میں پوری پوری معلومات مہیا کی جائیں گی۔

کولمبو ۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۶۴ء تک نیپال میں جاپان براڈکاسٹنگ سروس شروع ہو جائے گی جس کا مقابلہ سیلون کی کمرشل براڈکاسٹنگ سروس کرنا پڑیگا۔ اس ریڈیو اسٹیشن کا نام وائس آف ہمالیہ رکھا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ماہرین کی ایک ٹیم نیپال سے تعاون کر رہی ہے۔ وائس آف ہمالیہ کی کمرشل سروس میں ان پانچ زبانوں میں پروگرام نشر ہونگے۔ انگریزی، ہندی، بنگالی، نیپالی اور اردو

چینی جارحیت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

مرسلہ ـــ نظارت امور عامہ قادیان

صوبہ اڑیسہ کے اخبارات لکھتے ہیں:۔

(۱) اخبار "ماتر بھومی" اپنی اشاعت ۸ دسمبر ۱۹۶۲ء میں لکھتا ہے:۔
"ہندوستان پر چینی حملہ کی مذمت کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مرکز اور صوبائی جماعتوں میں ریزولیوشن پاس ہوئے ہیں۔ کہ جنگی خدمات کیلئے بھارت سرکار کے ہاتھ مضبوط بنانے میں جماعت احمدیہ ہر طرح کی قربانی کرے گی۔ وزیر اعظم صاحب کے دفاعی فنڈ میں امداد کی صورت میں حصہ لینے۔ صحت مند افراد کو اپنا خون دینے۔ اور ملکی دفاعی فوج میں بھرتی ہونے اور تاجر احباب کو صحیح قیمت پر چیزیں فروخت کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں"۔

(۲) روزنامہ اخبار "سماج" کٹک نے ۷ دسمبر ۱۹۶۲ء کے ایشوع میں لکھا ہے:۔
"جماعت احمدیہ کی مرکزی اور صوبائی جماعتوں نے جلسہ کر کے چین کی جارحانہ حملہ کی مذمت کی گئی۔ اور مرکز کی طرف سے صوبائی جماعتوں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ جماعت کے ہر فرد کو اپنے وطن عزیز کی حفاظت کے لئے عہد کرنا چاہیئے۔ (۲) وزیر اعظم کے دفاعی فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جائے (۳) صحت مند احمدی نوجوان اپنا خون کا عطیہ دیں (۴) تندرست اور قابل احمدی نوجوان ملک کی دفاعی افواج میں بھرتی ہوں (۵) احمدی تاجر احباب روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ نہ کریں۔

جماعت احمدیہ پینکال نے ۔/۵۰۰ روپے۔ کرڈاپلی نے ۔/۱۰۱ روپے۔ کرٹ جب ۔/۱۱۱ روپے نے دفاعی فنڈ میں چندہ ادا کیا۔ دوسری جماعتوں میں بھی دفاعی فنڈ کی وصولی کا کام زور شور سے جاری ہے۔

اس جماعت کی ایک اہم شخصیت حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ہیں۔ انہوں نے مع مرکزی انجمن کے کارکنوں کے اپنے خون کا عطیہ دیا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان